مدیر مسؤل

ابوالعطاء جالندھری

اکتوبر ۱۹۷۰ء

حضرت قائد اعظم مرحوم کا فتوی

احمدی اور شیعہ مسلمان ہیں

"مسٹر جناح، بیرسٹر کی بجائے مفتی کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں اور سرظفراللہ قادیانی، راجہ محمود آباد شیعہ کو جو پاکستان کے حامی ہیں۔ **مسلمان**، دیانتدار قرار دیتے ہیں"

(تحریک پاکستان پر ایک نظر صفحہ ۳۰)

مولانا شوکت علی مرحوم کا اعلان

"میں بھی مسلمان ہوں

اور

سر ظفراللہ خان بھی مسلمان ہیں"

(نامۂ اعمال جلد اول صفحہ ۲۱۷)

(دلچسپ تفصیل اندر صفحہ ۲، ۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

مکرم مولوی عطاءالمجیب صاحب راشد ایم۔اے
۲ ستمبر ۱۹۷۰ء کو بطور مبلغ اسلام انگلستان روانہ ہوئے

ربوہ کے ریلوے سٹیشن سے روانگی کا ایک منظر
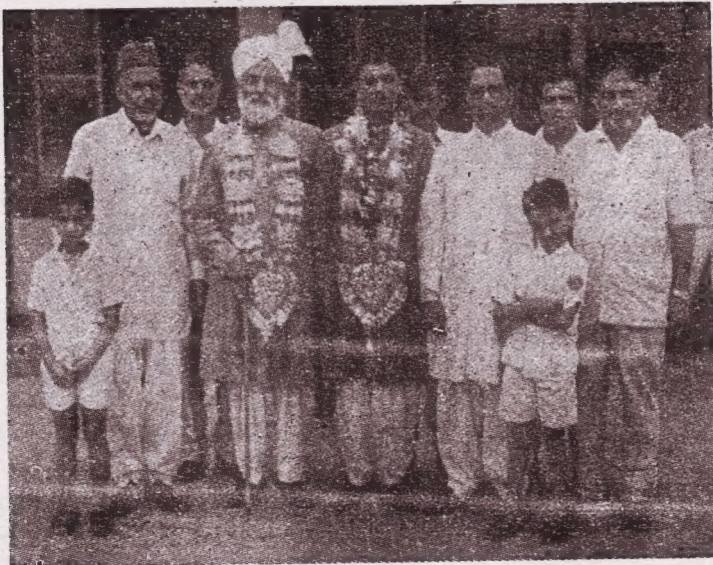
ہوائی جہاز میں سوار ہونے سے پہلے لاہور کے ہوائی اڈہ پر مربی سلسلہ مولوی محمد شفیع صاحب اشرف اور ملک عبداللطیف صاحب ستکوھی اور دیگر احباب لاہور کے ساتھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۲۰
شمارہ ۱۰

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ
اکتوبر ۱۹۷۰ء

شعبان ۱۳۹۰ ہجری قمری
اخاء ۱۳۴۹ ہجری شمسی

فہرست

تبلیغی و تربیتی مجلہ

الفرقان

سالانہ اشتراک

پاکستان	سات روپے
بیرونی ممالک	ایک پاؤنڈ
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک	دو پاؤنڈ

پنجسالہ معاونین خاص

جو دوست یکمشت چالیس روپے بطور خریدار الفرقان بھجوائیں گے ان کا نام خاص معاونین میں درج ہوگا اور ان کے لئے ان کے نام کے ساتھ تحریک دعا بھی کی جایا کرے گی اور پانچ سال تک الفرقان بھی پہنچتا رہے گا انشاء اللہ۔ کیا آپ ان میں شامل ہیں؟

ابوالعطاء

ادارۂ تحریر:-
مدیر مسئول :- ابوالعطاء جالندھری
نائبین : (۱) دوست محمد شاہد مولوی فاضل مؤرخ احمدیت
(۲) عطاء المجیب راشد ایم۔اے و مولوی فاضل مبلغ انگلستان

حضرت قائدِ اعظم مرحوم کا فتویٰ

کہ

احمدی اور شیعہ مسلمان ہیں!

تحریک پاکستان کے مخالف اور مرکزیہ جمعیۃ علماء ہند کے ناظم اعلیٰ مولوی حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی نے اپنی کتاب "تحریک پاکستان پر ایک نظر" مطبوعہ ۱۹۴۵-۴۶ء میں بطور طنز قائد اعظم محمد علی جناح کا بحیثیت مفتی ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"آج مسٹر جناح بیرسٹر کی بجائے مفتی کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں اور سر ظفر اللہ قادیانی، راجہ محمود آباد شیعہ کو جو پاکستان کے حامی ہیں مسلمان' دیانتدار قرار دیتے ہیں اور مولانا حسین احمد صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب جیسے عمائدین ملت کو بد دیانت بے ایمان کہہ دیتے ہیں۔ اور لیگی اخبارات ان جملوں کو نہایت آب و تاب سے شائع کرتے ہیں اور لیگی نوجوان مسٹر جناح کے فتوے پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ مولانا آزاد صاحب مدظلہ کے ساتھ اس سے بھی بُرا سلوک کرتے ہیں جو ایک کافر مرتد کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔"

(تحریک پاکستان پر ایک نظر صفحہ ۲ مطبوعہ ۱۹۴۵-۴۶ء)

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہند کا یہ بیان تعصب اور پاکستان دشمنی کی ایک تصویر ہے مگر اس سے قائدِ اعظم مرحوم کا یہ عقیدہ عیاں ہے کہ احمدی اور شیعہ مسلمان ہیں۔ نیز یہ کہ احمدی اور شیعہ تحریک پاکستان میں دوش بدوش شریک تھے۔

کیا آج اگر پاکستان میں کوئی شخص احمدیوں یا شیعوں کو مولویوں کے کہنے پر غیر مسلم ٹھہرائے تو وہ بانیٔ پاکستان قائد اعظم کا مخالف اور دشمن قرار نہ پائے گا؟

جناب مولانا شوکت علی مرحوم کا اعلان

"سر محمد ظفر اللہ خان مسلمان ہیں"

سر محمد یامین خان متحدہ ہندوستان کی ایک معروف شخصیت ہیں۔ وہ لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر ہوتے تھے۔ اب وہ ناظم آباد کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ انہوں نے خود نوشت یادیں اور تاثرات" کا مجموعہ بعنوان نامۂ اعمال شائع کرنا شروع فرمایا ہے۔ اس مجموعہ کی جلد اول پہلی مرتبہ ۱۹۷۰ء میں اشرف پریس لاہور میں طبع ہوئی ہے۔ اس کا حسب ذیل اقتباس[1] خاص توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے۔ جناب سر محمد یامین خان تحریر فرماتے ہیں :-

"۱۹ر فروری ۱۹۳۶ء۔ آج ریلوے بجٹ پر جس کو سر ظفر اللہ خاں نے پرسوں پیر کے دن پیش کیا تھا جنرل بحث شروع ہوئی سب سے اول میں نے تقریر کی اور سر ظفر اللہ خان کو مبارکباد دی کہ وہ پہلے وزیر تجارت ہیں جنکے ہاتھ میں ریلوے کا محکمہ بھی ہوتا ہے جو غیر ملازم سرکاری میں سے لئے گئے ہیں۔ اب تک ہمیشہ یہ محکمہ اُن وزراء کے ہاتھ میں رہا ہے جو مستقل ملازم سرکار تھے اور مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے سب کارڈ میز پر کھول کر رکھ دیئے ہیں۔ اگر یہ بجٹ میں بہت ڈیفیسٹ ہے انکو چاہئے تھا کہ وہ سال گزشتہ کی جو اصل خالص آمدنی ہوئی اسکی بناء پر بجٹ بناتے اور یہی بات محفوظ ہوتی ہے میں میرٹھ میونسپل بورڈ کا بجٹ اسی طرح بناتا رہا ہوں مسلمانوں میں سر غلام حسین ہدایت اللہ، سر محمد یعقوب، ڈاکٹر ضیاء الدین احمد، مسٹر نعمان اور مولانا شوکت علی نے تقریریں کیں۔ مولانا شوکت علی نے کہا کہ میں بھی مسلمان ہوں اور سر ظفر اللہ خان بھی مسلمان ہیں اکثر مسلمانوں کا جب سال شروع ہوتا ہے تو تحویل میں صفر ہوتا ہے یا اُدھار دینا ہوتا ہے کم از کم میرا معاملہ تو یہی ہے۔ جب روپیہ ہاتھ میں آئے تو عید مناؤ اور جب نہ ہو تو روزہ رکھو۔ لہٰذا جس قدر کمی ہے وہ ریلوے ملازم روزہ رکھ کر پوری کریں۔" (نامۂ اعمال جلد اول بار اوّل صفحہ ۶۱۶-۶۱۷ مطبوعہ اشرف پریس لاہور)

الفرقان - جناب مولانا شوکت علی صاحب مرحوم مسلمانانِ ہند کے ایک چوٹی کے لیڈر ہیں اُن کا بے ساختہ ارشاد کہ "میں بھی مسلمان ہوں اور سر ظفر اللہ خان بھی مسلمان ہیں" صاف بتلا رہا ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا خیال سراسر غیر معقول اور ناقابلِ التفات خیال ہے +

---

[1] اس اقتباس کی طرف توجہ دلانے والے ہمارے عزیز ملک مجیب الرحمٰن صاحب سلمہ ربہ ابن اخویم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ ہیں۔ (ایڈیٹر)

قسط نمبر ۳

آیتِ خاتم النبیّین پر تدبّر!

سورۂ احزاب کی آیات کی روشنی میں خاتم النبیّین کے معنے

اربابِ ذوق کے لئے دعوتِ فکر

آیتِ کریمہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سورۃ الاحزاب کی آیت ہے۔ ہم اس آیت پر اس کے الفاظ کے لحاظ سے اور سیاق و سباق کے لحاظ سے گزشتہ دو قسطوں میں گفتگو کر چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس آیت کی ایک محکم نسبت اس سورۃ سے ہے جس میں یہ وارد ہے یعنی سورۃ الاحزاب سے۔ آیئے اب اس سورۃ کے مجموعی مطالب و مفاہیم کو مدنظر رکھ کر خاتم النبیین کے معنوں پر تدبّر کریں تا اللہ تعالیٰ ہم پر پوری حقیقت کھول دے۔

سورۂ احزاب میں ساری کافر قوموں کے مرکزِ اسلام، مدینہ شریف، پر حملہ آور ہونے کا ذکر ہے۔ اس سورہ میں حضرات اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے مرتبہ و مقام کا بیان ہے۔ مومنوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باہمی رشتہ روحانی کا تذکرہ ہے۔ اس میں معاندین اور منافقین کی شرارتوں اور ریشہ دوانیوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور اُن کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔ کچھ تمدنی احکام بھی موقعہ کی مناسبت سے بیان ہوئے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام سے میثاق لینے کا بنیادی مسئلہ بھی بیان ہوا ہے۔ امانتِ شریعتِ کاملہ اور عشقِ الٰہی کی سوزش کامل کے حامل، کامل ترین انسان، صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند ترین مقام کا بیان ہے۔ اس کی صفات کا تذکرہ ہے۔ اسی سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا گیا ہے۔

اس سورۃ کے مضامین پر یکجائی نظر ڈالنے سے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتی ہے کہ دائمی طور پر قابلِ تعریف انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محمدیت دو ذریعوں سے باقی رہنے والی ہے ایک آپؐ کے رسول اللہ ہونے کے لحاظ سے یعنی اس آسمانی زندہ پیغام اور رسالتِ الٰہی (قرآن) کے ذریعہ سے جو آپؐ کو رسول اللہ ثابت کرتا ہے دوسرے اس فیضان اور ان برکتوں

کے تسلسل کے ذریعہ سے خاتم النبیین ہونے کا لازمہ ہیں۔

سورۃ کے آغاز میں متبنّیٰ بنانے کی غلط رسم کی تردید فرمائی مگر روحانی تاثیرات کو حقیقتِ ثابتہ کے طور پر یوں ذکر فرمایا۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ کہ یہ نبی مومنوں کی خیر خواہی میں ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر ہے اور اس کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ اس آیت کے صاف یہ معنے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے باپ ہیں ورنہ آپ کی بیویاں مومنوں کی مائیں کس طرح بن سکتی ہیں؟۔

اُمّہات المومنین کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے اُن کی پاکیزگی، بلند روحانی اخلاق اور اُمّت کی مستورات کے لئے اُسوہ ہونے کا ذکر فرمایا اور اُنہیں دوسری خواتین سے افضل اور اُن سے بڑھ کر ذمہ دار قرار دیا۔ فرمایا یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ کہ تم اپنے مرتبہ اور ذمہ داری کے لحاظ سے عام عورتوں کی طرح نہیں ہو تمہارا مقام اُمّت کی ماؤں کا مقام ہے۔

ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمّت کا باپ آپ کی روحانی برکات اور پاکیزہ تاثیرات کی وجہ سے ہی قرار دیا گیا ہے۔ یہی مقام مقامِ افاضہ ہے اور یہی مقام مقامِ خاتمیت ہے۔

سورۃ احزاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی ابوّت کاملہ کے نتیجہ میں مومنوں کو مقامِ اطاعت اور مقامِ محبّت تامّہ پر بیان کیا گیا۔ ایک جگہ فرمایا وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا (ع۵) کہ کسی مومن مرد اور مومن عورت کے شایانِ شان ہی نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے بعد اپنا کوئی اختیار سمجھے (وہ تو مقامِ فنا اور مقامِ اطاعت پر کھڑے ہیں) ہاں جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ واضح طور پر گمراہ قرار پائے گا۔

مومنوں اور مومنات کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے اور بیٹیاں ہونے کا یہ ایک تقاضا ہے کہ وہ آپ کی اطاعت میں ہمہ جہت مصروف ہیں۔

اسی بُنُوّت (بیٹے ہونے) کا دوسرا تقاضا اللہ تعالیٰ سورۂ احزاب میں یوں بیان فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ۭ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (ع۷) کہ اللہ تعالیٰ اس برگزیدہ رسول پر اپنی خصوصی رحمتیں نازل کر رہا ہے اس کے فرشتے اس رسول کے لئے آسمانی برکات کی دعائیں کر رہے ہیں تم بھی اے مومنو! اس مقدس نبی پر درود بھیجو اور ہمیشہ اس پر سلام بھیجتے رہو۔

گویا فرمایا کہ تمہارا جو رشتہ ایمان اس پیغمبر سے ہے اس کا یہ تقاضا ہے کہ تم اس کی بلندی

درجات اور اس کے کمالات و برکات کے دائمی
افاضہ کے لئے دن رات دُعائیں مانگتے رہو تو یہی
دو تقاضے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیّٖن
کی واضح تفسیر کر دیتے ہیں۔ رسول مطاع ہوتا
ہے اور ساری اُمت کا باپ ہوتا ہے۔ وَمَا
اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ
اللّٰهِ (النساء ع)۔ خاتم صاحبِ کمال اور
صاحبِ افاضہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے فیضان
پانے والوں کا ہر بُنِ مُو اس خاتم کی تعریف کرتا
ہوا اُس پر سلام و درود بھیجتا ہے اور یہ اُن کا
روحانی فریضہ ہے۔

پھر سورۃ احزاب کے پہلے رکوع میں
نبیوں سے میثاق لینے کا بیان یوں آیا ہے۔
وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ
وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَ
مُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا
مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ کہ ہم نے جملہ
نبیوں سے پختہ عہد (میثاق) لیا۔ تجھ سے،
نوحؑ سے، ابراہیمؑ سے، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بن مریم
سے، سب سے پختہ عہد لیا تھا۔

یہ میثاق النبیّٖن اس رابطہ کے
اظہار کے لئے اس جگہ ذکر ہوا ہے جو خاتمیتِ
محمدیہ کا نبیوں سے ہے۔ قرآن مجید میں دوسری
جگہ فرمایا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ
لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ
جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ
وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْا
اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (آل عمران ع) کہ ہم نے
سب نبیوں سے یہ میثاق لے رکھا ہے کہ ہماری
طرف سے کتاب و حکمت جو تمہیں ضرور دی گئی
ہے لیکن جب تمہارے پاس ہمارا وہ عظیم رسول
آجائے جو سب کا مصدق اور نقطۂ مرکزی
ہے تو تم سب اس پر ایمان لاؤ اور اسکی نصرت
پر کمربستہ ہو جاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس بارے میں ذمہ داری
کو برداشت کرتے ہو؟ سب نے کہا کہ ہاں
ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم گواہ
رہو میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

سورہ آل عمران اور سورہ احزاب میں
میثاق النبیین والی آیات کے ایک واضح معنوں
کے رُو سے اِس میثاق کا خاتم النبیین کے
مقام سے گہرا تعلق ہے۔ سب نبی آپؐ پر ایمان
لانے اور آپؐ کی تائید و نصرت کرنے کے مکلف
ٹھہرائے گئے ہیں (آیت اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ سے مِنْكَ کے لفظ کا بھی
حل ہو جاتا ہے)۔ ظاہر ہے کہ وہ اسی لئے مکلف
ٹھہرائے گئے ہیں کہ در حقیقت وہ سب کے سب
فیضانِ محمدی سے فیضیافتہ ہیں اور یہی مقامِ خاتمیت

ہے ۔ فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ یعنی آپؐ ظاہری باپ تو کسی مرد کے نہیں مگر روحانی طور پر امت کے بھی باپ ہیں اور نبیوں کے بھی باپ ہیں کیونکہ سبھی آپ کی فرزندیت کے مقام پر ہیں۔

سورۂ احزاب میں خاتم النبیین کا مفہوم اللہ تعالیٰ نے نہایت واضح طور پر ایک اور طرح سے یوں بیان فرمایا ہے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۝ (ع) کہ اے نبی! ہم نے تجھے بطور گواہ، بشارت دینے والا، انذار کرنے والا اور اللہ کے اذن سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر بھیجا ہے اور تجھے روشنی بخشنے والا چراغ بنایا ہے۔ پس تو سب مومنوں کو خوشخبری دے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل کبیر مقرر ہے۔

ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ صفات اور کمالات کا تذکرہ ہے۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے سراج منیر ٹھہرایا ہے یعنی آپؐ روشن ہیں اور ہمیشہ کے لئے ساری دنیا کو روشن کرنے والے ہیں۔ اب سارے انسانوں اور سارے زمانوں اور مکانوں کے لئے آپ ہی روشنی بخش وجود ہیں۔ سب کو آپ کے وجود باجود سے ہی نور ملے گا۔ پس آیت کریمہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا مقامِ خاتمیت کی واضح تفسیر ہے۔ یعنی آپؐ مومنوں کے لئے فضل کبیر لیکر آئے ہیں۔ آپؐ انہی معنوں میں خاتم النبیین ہیں کہ اپنے ماننے والوں کے لئے آپؐ نے فضلِ کبیر کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ غیر مومنوں پر بے شک ابوابِ روحانی افضالِ الٰہیہ نہ ہوں گے مگر مومن تو بطفیلِ اتباعِ نبوی کمالات پاتے رہیں گے۔ ایک دوسرے مقام پر اس فضلِ کبیر کی وضاحت یوں فرمائی ہے وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ۝ (النساء ع) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کے لئے امتی نبی، صدیق، شہید اور صالح بننے کے انعام کا اعلان فرمایا اور ساتھ ہی سورہ احزاب کی آیت وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا کی طرف اشارہ کرنے کے لئے فرمایا ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ کہ یہ وہی فضل ہے جس کی بشارت مومنوں کو سورۂ احزاب میں خاتم النبیین کے ضمن میں دی گئی ہے۔ اس جگہ اہل علم فضلاً کبیراً کے

نکرہ ہونے اور ذٰلِكَ الْفَضْلُ کے معرفہ ہونے سے
بھی لطف حاصل کریں گے۔ آیت خاتم النبیین سورۃ
احزاب کی چالیسویں آیت ہے اور سراجاً منیراً
اور فضلاً کبیراً والی آیات کا نمبر ۴۶-۴۷ ہے
گویا یہ واضح کر دیا کہ خاتم النبیین روشنی بخشنے والا اور
امتِ محمدیہ کے لئے فضلِ کبیر کے دروازے کھولنے والا
وجودِ باجود ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

سورۃ احزاب کے آخر میں بھی خاتمیتِ محمدیہ کا
واضح بیان ہے۔ فرمایا اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا
وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (ع) کہ ہماری کامل امانت کو اٹھانے
اور اس کی پوری ذمہ داری ادا کرنے کے قابل نہ آسمان تھے
نہ زمین تھی اور نہ پہاڑ تھے وہ سب اپنی زبانِ حال سے
اسے برداشت کرنے سے انکاری تھے اور ڈرتے تھے
مگر انسانِ کامل نے جو عشق کی راہ میں اپنی جان پر بھی انتہائی
ظلم کرنے سے نہیں ہچکچاتا اور اپنے نفس کو ہر رنگ میں بھولنے
پر بھی تیار ہو جاتا ہے آگے بڑھ کر اس بوجھ امانت کو اٹھا لیا
اور بقول حافظ شیرازی بے ساختہ پکار اٹھا ؎

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیتِ امانت
کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے کیا خوب تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی
انسانِ کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں
نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی
نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور
دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت
اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں
تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی
میں نہیں تھا۔ صرف انسانِ کامل میں،
جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع
فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء
سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو
دیا گیا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۶۰-۱۶۱)

ہمارے نزدیک از روئے قرآن پاک
یہی مقامِ خاتمیت ہے۔ سورۃ احزاب کی ابتدائی
اور انتہائی اور درمیانی آیات پکار پکار کر کہہ
رہی ہیں کہ خاتم النبیین افضل ترین وجود ہے
اس کا افاضۂ کمال ہمیشہ کے لئے جاری و ساری
ہے۔ پہلے بھی اس سے فیضیاب ہوئے اور
آئندہ بھی سب اسی سے فیض پانے والے ہونگے
نہ اس سے بڑا فیض رساں وجود ہوا ہے۔
نہ ہوگا اور نہ ہو سکتا ہے۔ وہ انسانیت کا
انتہائی نقطۂ عروج ہیں اور نبوت کے بلند ترین
مقامِ کمال کو پانے والے نبی ہیں اسلئے وہی
خاتم النبیین ہیں صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم۔

"اسلافِ دیوبند اور انگریزی حکومت"

نہایت ضروری اور مفید اقتباسات

ہفت روزہ چٹان لاہور ۲۰ جولائی ۷۰ء میں جناب محمد ایوب صاحب قادری کا ایک مقالہ "سرسید احمد خان اور وہابی تحریک" شائع ہوا جس میں انہوں نے یہ تاثر دیا کہ :-

"سرسید نے اپنے ذاتی تعلقات کی بنا پر علماء صادق پور اور میاں نذیر حسین صاحب کے ذریعہ جماعت اہل حدیث کا رُخ جہاد سے موڑ کر انگریزی وفاداری کی طرف پھیر دیا اور یوں وہ جماعت جو انگریزوں کی باغی تھی اس کی وفادار بن گئی"

(الاعتصام ۲۵ ستمبر ۷۰ء)

جناب قادری صاحب کے اس تحقیقی مضمون کا جواب ہفت روزہ الاعتصام میں قسط وار شائع ہو رہا ہے جواب یہ نہیں کہ اہل حدیث نے انگریزوں کی تعریف نہیں کی یا ان سے رشتۂ وفا استوار نہیں کیا تھا۔ یہ جواب دینا ناممکن تھا اسلئے الاعتصام کے مضمون نگار جناب مولوی عبد القادر صاحب قدوسی نے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلافِ دیوبند بھی انگریز کی تعریف میں رطب اللسان تھے اور انگریز کے وفادار تھے۔

ہم الاعتصام سے مندرجہ ذیل اقتباسات اپنے قارئین کی دلچسپی کے لئے حرف بحرف نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے :-

(۱) "تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمانوں نے من حیث القوم اپنی وفاداری کا یقین دلا دیا۔ سرسید نے یہ رسالہ (اسباب بغاوتِ ہند) ۱۸۵۸ء میں لکھا تھا صرف بارہ سال ۱۸۷۰ء میں مسلمان قوم کی یہ حیثیت ہوگئی کہ مسلمانوں کا ایک اہم فرقہ شیعہ سب کا سب انگریزوں کو اپنی کامل وفاداری کا یقین دلانے میں پیش پیش تھا۔ اگرچہ یہ فرقہ کسی وقت بھی انگریز کے نزدیک مشکوک نہیں رہا تھا چنانچہ اس کی طرف سے فارسی زبان میں ایک رسالہ شائع ہوا جس میں جہاد کی

مخالفت اور گورنمنٹ کے ساتھ پوری پوری وفاداری کا اعلان تھا۔ تفصیل کے لئے دیکھو ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر کی کتاب "ہمارے ہندوستانی مسلمان" (۱۷۴ تا ۱۸۰ اردو ترجمہ)

ہنٹر نے شیعہ گروہ کے متعلق اپنے تاثرات اِن الفاظ میں ظاہر کئے ہیں

"بغاوت کے غیر ضروری ہونے پر ان کا اعلان بغیر کسی دباؤ کے واقع ہوا۔ اور یہ بات نہایت ہی خوب ہے کہ ایسا اعلان باضابطہ طور پر تحریر میں آگیا۔ اس دستاویز پر مستند اور قابلِ اعتماد شیعہ علماء کی مُہریں ثبت ہیں اور یہ پورا فرقہ اس پر ہمیشہ عمل کرنے کے لئے مجبور ہے۔ اس قسم کے باقاعدہ وعدوں کے بغیر بھی وہ قدرتاً وفادار ہیں۔"

(ہمارے ہندوستانی مسلمان صفحہ ۱۷۹)

(۲) "علماء احناف نے انگریزوں کی حمایت اور جہاد کی مخالفت میں مضامین اور فتاویٰ لکھے اور وسیع پیمانہ پر ان کو شائع کیا گیا۔ شیعوں کے فتووں کا ذکر کرنے کے بعد ہنٹر سُنیوں (احناف) کے فتووں کے متعلق لکھتا ہے:-

"اب میں مسلمانوں کے دوسرے بڑے فرقے کے باقاعدہ فتووں کا ذکر کرتا ہوں ہندوستان میں سُنّی مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ ایک عرصہ سے اس اعلان میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں کہ ہم پر مذہباً بغاوت کا کوئی فریضہ عائد نہیں ہوتا۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے دو قسم کے فتوے حاصل کئے ہیں۔ کلکتہ کی محمڈن لٹریری سوسائٹی نے اس مسئلہ پر تمام سُنیوں کی رائیں ایک زوردار رسالہ کی شکل میں جمع کر دی ہیں۔"

(ہمارے ہندوستانی مسلمان صفحہ ۱۸۰)

بات یہ ہے کہ علمائے احناف اس پر تو متفق تھے کہ انگریز کے خلاف جہاد جائز نہیں لیکن جہاد کے عدم جواز کے سبب میں اختلاف تھا ایک فریق کہتا تھا کہ چونکہ ہندوستان دارالحرب ہے اور مسلمان یہاں مستأمن کی حیثیت میں رہتے ہیں از روئے شرع کسی مسلمان کو حکومت کے خلاف کسی قسم کی حرکت کرنا جائز نہیں۔ دوسرا فریق اس کے برعکس ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیتے ہوئے یہاں جہاد کو ناجائز سمجھتا تھا۔

ہنٹر لکھتا ہے:-

"شمالی ہند کے علماء ہندوستان

کو دار الحرب قرار دیتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ان کے نزدیک جہاد غیر ضروری ہے۔ کلکتہ کے علماء نے ہندوستان کو دار السلام تصوّر کیا اور اس پر جہاد کو ناجائز قرار دیا۔"

(ایضاً صد ۱۸۱)

کلکتہ کی محمڈن لٹریری سوسائٹی کے جس رسالہ کا ہنٹر نے ذکر کیا وہ دراصل مولوی کرامت علی جونپوری کا ایک لیکچر ہے جو انہوں نے ۲۲ / نومبر ۱۸۷۰ء کو مذکورہ سوسائٹی کے اجلاس میں دیا تھا۔ یہی لیکچر بعد میں رسالہ کی صورت میں چھپا۔ رسالہ کا موضوع گورنمنٹ کے خلاف ممانعت جہاد تھا اسلئے اسے فتویٰ کا رنگ دیکر بعد میں دوسرے حنفی علماء کی آراء کو بھی اس میں درج کر دیا گیا۔ یہ رسالہ خان بہادر مولوی عبداللطیف سیکرٹری سوسائٹی کے اہتمام سے چھپا تھا۔" (ہفت روزہ الاعتصام ۹/۱۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء صد ۵)

(۲) "مولوی صاحب کے فتویٰ کا ایک حصّہ ہدیۂ ناظرین ہے:۔ ..... "اب اگر کوئی گم کردہ راہ مجنون اپنی اُلٹی قسمت کی وجہ سے ملک ہندوستان کے انگریز حاکموں کے خلاف جنگ شروع کر دے تو اِس قسم کی جنگ کو بغاوت تصوّر کیا جائے گا اور بغاوت اسلامی فقہ میں سخت منع ہے اسلئے یہ جنگ بھی ناجائز ہوگی۔ اگر کوئی شخص کسی حالت میں بھی ایسی جنگ کرے گا تو مسلمان اپنے حاکموں کا ساتھ دینے پر مجبور ہوں گے اور ان کے ساتھ مل کر باغیوں سے جنگ کریں گے۔"

(ہمارے ہندوستانی مسلمان صد ۳۱۶)

شمالی ہند کے جن علمائے کرام کا فتویٰ ہنٹر نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے وہ یہ حضرات ہیں:۔

مولانا عبدالحی لکھنوی۔ مولانا محمد علی لکھنوی مولانا فیض اللہ لکھنوی مولانا محمد نعیم لکھنوی۔ مولانا رحمت اللہ لکھنوی۔ مولانا قطب الدین لکھنوی مفتی سعد اللہ لکھنوی۔ مولانا لطیف اللہ رامپوری۔ مولانا غلام علی رامپوری (ایضاً صد ۲۱۵)

جہاد کے خلاف اور انگریزوں کے حق میں اس مہم کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کیلئے مکہ معظمہ سے بھی بعض فتوے درآمد کئے گئے جن کو ہنٹر نے اپنی کتاب کے آخر میں درج کر دیا ہے۔

الغرض سر سید احمد خان کی یہ کوشش بڑی موثر ثابت ہوئی۔ برٹش گورنمنٹ نے آپ کے رسالے "اسباب بغاوتِ ہند" کی

روشنی میں جو نئی پالیسی وضع کی اور جوش کی جگہ ہوش سے کام لیا تو قلیل مدت میں اسے امید سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی اور مسلمانوں کے دو عظیم فرقوں [illegible] اور شیعہ نے اسے کامل فرمانبرداری کا یقین دلایا۔ اور گورنمنٹ بھی ان دونوں فرقوں کی طرف سے پوری طرح مطمئن ہو گئی اور یہ سب کچھ ۱۸۷۰ء تک ہو چکا تھا۔" (الاعتصام ۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء صلا)

(۴) مولوی مملوک علی صاحب امیر اول تحریک دیوبند کے سلسلہ میں فاضل مضمون نگار لکھتے ہیں :-

"آپ (یعنی مولوی مملوک علی صاحب) کے تلامذہ میں مولوی سمیع اللہ بڑی شہرت کے مالک اور گورنمنٹ کے معتمد علیہ آدمی تھے جن کے متعلق جناب محمد ایوب قادری صاحب لکھتے ہیں :-

"۱۹ ستمبر ۱۸۸۵ء کو مولوی سمیع اللہ مصر میں انگریزوں کے استعمار کو مضبوط کرنے کی غرض سے پولیٹیکل مشن پر مصر گئے۔ اور وہاں انہوں نے جمال الدین افغانی کی تحریک کو نقصان پہنچایا۔ ان خدمات کے صلہ میں ان کو سی۔ایم۔جی کا خطاب ملا۔ مولانا محمد احسن نانوتوی ص۱۴۲"

(الاعتصام ۲ اکتوبر ۱۹۷۰ء صلا)

(۵) "امر واقعہ یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کی ملکی لڑائی میں علماء دیوبند نے مولانا مملوک علی کی پالیسی اختیار کرتے ہوئے من حیث الجماعت انگریز کا ساتھ دیا تھا۔ احیاء العلوم وغیرہ جیسی کتابوں کے مترجم اور متعدد کتب کے مؤلف مولانا مملوک علی کے بھتیجے دیوبندی فکر کے مشہور بزرگ مولانا محمد احسن نانوتوی کے متعلق جناب ایوب قادری لکھتے ہیں :-

"۲۲ مئی ۱۸۵۷ء کو نماز جمعہ کے بعد مولانا محمد احسن نے بریلی کی مسجد نو محلہ میں مسلمانوں کے سامنے ایک تقریر کی اور اس میں بتایا کہ حکومت سے بغاوت کرنا خلاف قانون ہے۔ مولانا محمد احسن نانوتوی ص۵۰"

(الاعتصام لاہور ۲ اکتوبر ۱۹۷۰ء صلا)

(۶) "مولانا مملوک علی کے صاحبزادے اور دار العلوم دیوبند کے پہلے صدر مدرس مولانا محمد یعقوب نانوتوی صاحب .... ۱۸۵۷ء کی جنگ کو غدر اور اس میں حصہ لینے والوں کو مفسدین سے تعبیر کرتے تھے۔ سوانح قاسمی ص۱۶"

(الاعتصام ۲ اکتوبر ۱۹۷۰ء صلا)

(۷) "مولانا رشید احمد گنگوہی کے اپنے متعلق

یہ تاثرات تھے:-

"میں جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے" (تذکرۃ الرشید جلد اوّل ص۸۰)

(الاعتصام ۲ر اکتوبر ۱۹۷۰ء ص۷)

الفرقان :- ہمیں اب صرف یہ دریافت کرنا ہے کہ جب اتنے بڑے جغادری علماء اور جملہ مذاہب اور جملہ فرقہائے مسلمین شیعہ، سُنّی، دیوبندی اور اہلحدیث انگریزوں کے وفادار تھے اور انگریزی حکومت کی تعریف میں رات دن مشغول تھے تو انگریزوں کو اس حماقت کی کیا ضرورت تھی کہ قادیان کے دُور دراز گاؤں سے اپنا "آلۂ کار" تلاش کرتے؟ کیا یہ سب "علماء کرام" حکومتِ برطانیہ کی عظیم خدمات بجالانے میں کوئی کوتاہی کر رہے تھے؟ ہرگز نہیں۔ پس کوئی عقلمند انسان ایک لمحہ کے لئے باور نہیں کر سکتا کہ ان حالات میں انگریزی حکومت کو ضرورت تھی کہ ایسے شخص کو اپنے لئے مقرر کرے جو ایک طرف مسیحیت کی جڑیں کھوکھلی کر رہا تھا اور دوسری طرف قرآن کریم کی روشنی میں وفاتِ مسیح علیہ السلام ایسے عقائد پیش کر رہا تھا جن کی بناء پر علماء اسے کافر کہہ رہے تھے؟؟

یہ رُوپ کونسا بدلا ہے آج دنیا نے

(جناب سلیم شاہجہانپوری نواب شاہ)

خرد کی راہ میں گم ہوگئے ہیں فرزانے
رہِ جنوں میں اُڑے جا رہے ہیں دیوانے

قبولِ دوست نہیں مال و زر کے نذرانے
اسے پسند ہیں مسکین دلوں کے کاشانے

دل و نظر میں لئے حسرتوں کے پیمانے
یہ رند کس کے تصوّر میں ہیں خدا جانے

وہ جن کے دم سے حقیقت بنے ہیں افسانے
انہیں غرور سے ٹھکرا دیا ہے دنیا نے

یہ اہلِ فکر، یہ اہلِ نظر، یہ فرزانے
خرد کی کون سی منزل میں ہیں خدا جانے

نظر نظر میں شرارت نفس نفس میں فساد
یہ روپ کون سا بدلا ہے آج دنیا نے

وہ جن پہ موت مسلّط تھی عیش و غفلت کی
انہیں کو زندگی بخشی ہے اک مسیحا نے

پھر اس کو یاد دلایا جفا کشی کا سبق
بھلا دیا تھا جسے عیش کوش دنیا نے

کشاں کشاں لئے جاتا ہے جذبۂ منزل
پھر اک لگن میں اُڑے جا رہے ہیں پروانے

دلوں میں سوزِ محبت نظر میں نورِ خدا
عجیب رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں دیوانے

یہ ایک شمعِ حقیقت پہ مر مٹے ہیں سلیم
انہیں سناؤ نہ دَیر و حرم کے افسانے

تین۳ اہم سوالات اور ان کے جوابات

ضلع جہلم سے ایک بہن نے تین اہم سوالات بغرض جواب بھجوائے ہیں۔ سوالات و جوابات درج ذیل ہیں:۔

سوال ۱:۔ "کیا حضرت مسیح علیہ السلام نے پنگھوڑے میں ایک سال سے کم عمر میں باتیں کی ہیں؟"

الجواب:۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق قرآنی الفاظ یُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا میں یہ خبر دی گئی تھی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام کا معجزہ دیا گیا تھا جس کا اظہار بچپن میں بھی ہُوا اور جوانی و ادھیڑ عمر میں بھی ہُوا۔ یہ معجزہ ایسا تھا کہ آپ کے مخالفین اس کا جواب نہ دے سکتے تھے۔

"پنگھوڑے میں ایک سال سے کم عمر میں باتیں" کرنے کی تصریح موجود نہیں البتہ بچپن میں باتیں کرنے کا ذکر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ لفظ "فی المھد" اپنے اندر وسعت رکھتا ہے۔ یہ بچپن اور تیاری کے زمانہ کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس میں روز اول سے لیکر جبکہ بچہ پنگھوڑا میں ہوتا ہے، جوانی کے شروع ہونے کا زمانہ شامل ہے۔

اگر کوئی شخص اِس بات پر اصرار کرے کہ وہ ظاہری لفظوں کے ابتدائی تصور کو ہی مانے گا تو ہمارے نزدیک یہ امر اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق کی طاقت میں ضرور ہے کہ وہ اگر چاہے بچے سے بلکہ جمادات سے نطق کرا دے۔ مگر یاد رہے کہ قرآن مجید کی یہ آیت متشابہات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آیاتِ متشابہات کے لئے تاویل کا ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ (آل عمران ع) کہ ان کی تاویل اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور راسخون فی العلم جانتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ پس یکلّم النّاس فی المھد کی تاویل ضروری ہے اور وہ واضح تاویل یہی ہے کہ حضرت مسیح نے بچپن میں یعنی چھوٹی عمر میں ایسا معجزانہ کلام کیا کہ ان کی قوم کے علماء تک دنگ رہ گئے۔ ایسا ہی ان کا ادھیڑ عمر کا کلام بھی علماء کو عاجز کر دینے والا تھا۔

ایک اور بات خاص توجہ کے قابل ہے کہ بالکل بچپن میں جبکہ بچے بولا نہیں کرتے اگر حضرت مسیح نے کلام کیا ہوتا تو عیسائی اس قسم کے معجزہ کو انتہائی مبالغہ سے پیش کرتے مگر اناجیل میں اس قسم کا کوئی ذکر سرے سے موجود ہی نہیں البتہ

انجیل کا یہ بیان ضرور قابلِ توجہ ہے۔ لکھا ہے :-

"ان کے عبادت خانہ میں ان کو
ایسی تعلیم دینے لگا کہ وہ حیران ہو کر
کہنے لگے کہ اس میں یہ حکمت اور معجزے
کہاں سے آئے؟" (متی ۵۴-۵۵/۱۳)

سوال ۲ "کیا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپکو ملکہ وکٹوریہ کا خود کاشتہ پودا لکھا ہے؟"

الجواب :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپکو ملکہ وکٹوریہ کا "خود کاشتہ پودا" نہیں لکھا۔ آپؑ نے جو دعویٰ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا۔ آپؑ نے اپنے آپکو اور اپنی جماعت کو خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا قرار دیا ہے اور اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کے باغ کی پھلدار شاخ ٹھہرایا ہے جسے کاٹا نہیں جا سکتا۔ چنانچہ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں :-

(۱) "میں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اسکے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔"
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۹ طبع اول)

(۲) "مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اُکھڑ سکوں۔" (اربعین ۴ ص۳۰)

(۳) پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

پس یہ تو قطعاً درست نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپکو ملکہ وکٹوریہ کا خود کاشتہ پودا قرار دیا ہے۔ ہاں آپؑ نے انگریزی حکومت کے عدل و انصاف اور قیامِ امن کی کوششوں کے تذکرہ میں اپنے خاندان پر جائداد کی واپسی کے معاملہ کو حکومت کی مہربانی ٹھہرایا ہے ان معنوں میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ نیز آپؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ برطانوی حکومت اسلام کے پودا اور مسلمانوں کے لئے بارانِ رحمت ہے۔ حضورؑ لکھتے ہیں :-

"حقیقت میں خداوند کریم و رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک بارانِ رحمت بھیجا ہے جس سے پودا اسلام کا پھر اس ملک پنجاب میں سرسبز ہوتا جاتا ہے اور جس کے فوائد کا اقرار حقیقت میں خدا کے احسانوں کا اقرار ہے۔"
(براہین احمدیہ حصہ سوم ص۵-۶)

اسی حقیقت کا شیعہ، سُنی اور اہلحدیث سب مسلمان اعتراف کر چکے ہیں۔

سوال ۳ "کیا حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق یہ لکھا ہے کہ ان کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں؟"

الجواب:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پادریوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گندے اور جھوٹے اعتراضات کی تردید کرتے ہوئے انہیں کہا ہے کہ تمہاری بائیبل میں تو یہ لکھا ہے کہ حضرت مسیحؑ کی تین دادیاں نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ الزامی جواب کا یہ طریق تمام صلحاء اُمت پہلے بھی اختیار کرتے رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بیان میں خود بائیبل کے حوالے بھی پیش فرمائے ہیں جو عیسائیوں کے مسلمات میں داخل ہیں ورنہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں آپ کا اپنا عقیدہ تو آپ کے اپنے الفاظ میں یوں ہے۔ فرمایا:۔

"ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔" (ایام الصلح صفحہ ۲ ٹائٹل پیج)

حضرت مسیحؑ کی دادیوں نانیوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الزامی جواب پر مشتمل تحریرات برائے توجہ پیش ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری والدہ سے لے کر حوّا تک میری ماؤں کے سلسلہ میں کوئی عورت بدکار اور زانیہ نہیں اور نہ مرد زانی اور بدکار ہے لیکن بقول عیسائیوں کے ان کے خدا صاحب کی پیدائش میں تین زناکار عورتوں کا خون ملا ہوا ہے۔" (ست بچن حاشیہ صفحہ ۱۶۸)

(۲) "یسوع کی بعض نانیوں اور دادیوں کی جو حالت بائیبل سے ثابت ہوتی ہے وہ بھی کسی سے مخفی نہیں۔ ان میں سے تین جو مشہور و معروف ہیں ان کے نام یہ ہیں بنت سبع۔ راحاب۔ تمر۔" (الحکم ۲۱ فروری ۱۹۱۰ء)

(۳) "عجیب تر یہ کہ یہ کفارہ یسوع کی دادیوں اور نانیوں کو بھی بدکاری سے نہ بچا سکا حالانکہ ان کی بدکاریوں سے یسوع کے گوہر فطرت پر داغ لگتا تھا اور یہ دادیاں نانیاں صرف ایک دو نہیں بلکہ تین ہیں۔ چنانچہ یسوع کی ایک بزرگ نانی جو ایک طور سے دادی بھی تھی یعنی راحاب کسبی یعنی کنجری تھی۔ دیکھو یشوع ۲-۱ اور دوسری نانی جو ایک طور سے دادی بھی تھی اس کا نام تمر تھا یہ خانگی بدکار عورتوں کی طرح حرامکار تھی۔ دیکھو پیدائش ۳۸-۱۶ سے ۳۰ اور ایک نانی یسوع صاحب کی جو ایک رشتہ سے دادی بھی تھی بنت سبع کے نام سے موسوم ہے یہ وہی پاکدامن تھی جس نے داؤد کے ساتھ زنا کیا تھا۔ دیکھو سموئیل ۱۱-۲-۱" (ست بچن صفحہ ۱۶۵)

پس یہ ایک مؤثر الزامی جواب تھا جس سے گندہ دہن پادریوں کا منہ بند کرنا مقصود تھا سو الحمد للہ کہ یہ مقصد پورا ہو گیا۔

حاصلِ مطالعہ

کتاب اِحیاءُ السُّنّۃ کے چند حوالے

نائیجیریا کے عالم ربانی الشیخ عثمان بن فودی نے ایک کتاب "اِحیاءُ السُّنّۃِ وَاِخمادُ البِدعَۃِ" تحریر فرمائی ہے جسے قاہرہ سے جامع ازہر کے زیرِ اہتمام مطبعۃ الازہر سے شائع کیا گیا ہے۔ شیخ موصوف ایک مجاہد خادمِ دین تھے۔ اس کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں۔ بعض حوالہ جات قارئین کے مطالعہ کے لئے درج ذیل ہیں:-

(۱) امام احمد بن حنبل پر الہام بذریعہ جبریل

وَحُکِیَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: کُنْتُ یَوْماً مَعَ جَمَاعَۃٍ تَجَرَّدُوْا وَ دَخَلُوا الْمَاءَ فَاسْتَعْمَلْتُ الْحَدِیْثَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَدْخُلُ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ وَلَمْ اَتَجَرَّدْ فَرَاَیْتُ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ قَائِلاً یَقُوْلُ لِیْ یَا اَحْمَدُ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَکَ بِاسْتِعْمَالِکَ السُّنَّۃَ وَجَعَلَکَ اِمَاماً یُقْتَدٰی بِکَ قُلْتُ مَنْ اَنْتَ قَالَ جِبْرِیْلُ" (احیاء السنۃ ص۳۱)

ترجمہ:- "امام احمد بن حنبل نے بیان فرمایا کہ میں ایک دن (حمام میں) کچھ ایسے لوگوں کے ساتھ تھا جو بالکل عریانی کی حالت میں پانی میں داخل ہو گئے۔ لیکن میں نے حدیث نبوی کو مدنظر رکھا اور اس پر عمل پیرا ہوا جو یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے حمام میں تہبند کے ساتھ داخل ہونا چاہیئے۔ اس حدیث کی بناء پر میں نے عریانی اختیار نہ کی۔ اس رات میں نے خواب میں سنا کہ کوئی شخص مجھے پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے احمد! تجھے مبارک ہو، تو خوش ہو جا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث نبوی کی پیروی کے باعث تجھے مغفرت سے نواز دیا ہے اور تجھے لوگوں کے لئے ایسا امام مقرر کر دیا ہے جس کی اقتداء کی جائے گی۔ میں نے کہا کہ آپ کون ہیں۔ اس نے کہا کہ میں جبریل ہوں۔"

(۲) نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا مسنون نہیں

كَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَأْتِي بَعْدَ السَّلَامِ بِالْاَذْكَارِ الْمَشْرُوْعَةِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَرُوِيَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي اتِّبَاعِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (احیا السنۃ ص۹۵)

ترجمہ:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام پھیرنے کے بعد شرعی ذکر (اللّٰھم انت السّلام وغیرہ) پڑھتے پھر تین مرتبہ استغفار فرماتے اور پھر تشریف لیجاتے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضور یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے میرے رب! مجھے اس دن کے اپنے عذاب سے بچا جب تُو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

پس ساری بہتری اسی میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے۔

(۳) آنحضرتؐ، خلفاءِ راشدین اور صحابہؓ کی سُنّت

اِنَّهٗ لَمْ يُرْوَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً فَسَلَّمَ مِنْهَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ وَدَعَا وَاَمَّنَ الْمَأْمُوْمُوْنَ عَلٰى دُعَائِهٖ وَكَذٰلِكَ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ بَعْدَهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَذٰلِكَ بَاقِي الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ وَشَيْءٌ لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَلَا شَكَّ اَنَّ تَرْكَهٗ اَفْضَلُ مِنْ فِعْلِهٖ بَلْ هُوَ بِدْعَةٌ۔"

ترجمہ:۔ یہ کہیں مروی نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نماز پڑھی ہو اور سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ پھیلا کر دُعا کی ہو اور آپ کے مقتدیوں نے آپ کی دعا پر آمین کہی ہو۔ اسی طرح آپ کے بعد خلفاء راشدین اور آپ کے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی ایسا مروی نہیں ہے۔ اور وہ کام جسے نہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور نہ آپ کے کسی صحابی نے کیا ہو بلا شبہ ایسا کام کرنے سے اس کا ترک افضل ہے بلکہ اس کا کرنا بدعت ہے"۔

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت

"سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمایاں ترین پہلو یہ ہے کہ آپ حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے الٰہانہ عشق رکھتے تھے"

(مصنف سیرۃ المہدی حصہ سوم)

رقم ہیں سینہ و قلب جہاں میں خانہ در خانہ
مسیح پاک کی سیرت کے اوصافِ کریمانہ
یہ اوصافِ حسیں۔ پیمانۂ علم و یقیں بھی ہیں
یہ معراجِ بشر کی اوجِ عظمت کے امیں بھی ہیں
انہی میں ہے وہ وصفِ سربلند اُس پاک سیرت میں
دمکتا ہے نگینے کی طرح۔ جو مُہرِ فطرت میں
اُسی جوہر کو اک سرچشمۂ آبِ بقا کہیئے
بقا کیا ۔۔۔ اس کو عمرِ جاوداں کا مدعا کہیئے
وہ جوہر کیا تھا ۔۔۔ اُس موعودِ فطرت کے خزینے میں
تڑپتا تھا۔ جو مانندِ گہر۔ اُس پاک سینے میں
وہ جوہر ۔۔۔ رحمۃ للعٰلمین سے ایک نسبت تھی
فقط نسبت نہیں ۔۔۔ اُمڈی ہوئی موجِ محبت تھی
یہ فرماتے ہیں فرزندِ مسیح و مہدیٔ دوراں
کہ موعودِ جہاں کی زندگی تھی پرتوِ جاناں

فقط شرح و بیانِ مصطفٰےؐ سے کام تھا اُن کا
جو سچ پوچھو تو بس "عشقِ محمدؐ" نام تھا اُن کا
کوئی ہو وقت۔ اُٹھتے بیٹھتے۔ چلتے کہ سمجھاتے
وہ ہر لمحہ — حبیبِ دو جہاںؐ کو یاد فرماتے
حضورِ سرورِ کونین کی ذاتِ گرانمایہ
تھی موعودِ جہاں کی زندگی کا ایک سرمایہ
اُنہی کا اسمِ عالی تھا۔ دوا اُن کی۔ جزا اُن کی
کہ اُن کی یاد سے بنتی تھی رُوحانی غذا اُن کی
بھلا اختر۔ کہاں مَیں اور کہاں یہ شرحِ روحانی
مرا عاصی قلم اور شاہِ عالم کی ثنا خوانی

قلم عاجز ہے۔ دل نادم۔ تہی طرزِ بیاں میری!
"خموشی گفتگو ہے۔ بے زبانی ہے زباں میری"

اگرچہ لکھنے والے یوں تو لکھیں گے۔ لکھائیں گے
ہزاروں طائرانِ خوشنوا۔ نغمے سنائیں گے
بہت سے آئیں گے اہلِ سخن۔ اہلِ خطابت بھی
زباندانی کے ماہر۔ اہلِ فن بھی۔ اہلِ حکمت بھی
مگر میدانِ عشق و کربلا میں کون آئے گا؟
خدا کے دیں کی خاطر۔ کون اُٹھ کر زخم کھائے گا؟
سلام اُس پر محمدؐ کا اٹھایا ہے عَلَم جس نے
سلام اُس پر کیا ہے دشمنوں کا سر قلم جس نے

عجب نوریست در جانِ محمدؐ — کہنے والے پر!
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ — کہنے والے پر!

سورۃ المائدۃ ع ۳

البیان

قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ مختصر اور مفید تفسیری حواشی کے ساتھ

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا

یقیناً اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا۔ ہم نے

مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ

ان میں سے بارہ نگران مبعوث فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں یقیناً تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر

اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ

تم نمازوں کو قائم کروگے اور زکوٰۃ ادا کروگے اور میرے رسولوں پر ایمان لاتے رہوگے اور

عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

انکی تائید و نصرت کروگے اور اللہ تعالیٰ کے لئے اچھے طور پر مال کا حصہ پیش کروگے

تفسیر:۔ اس رکوع کی پہلی آیت میں خاص طور پر یہود کی عہد شکنی اور انکے انبیاء کا مقابلہ کرنے کا اشارہ ہے سلسلۂ موسوی میں بارہ نقیبوں کے مقرر کئے جانے کا ذکر ہے۔ نقیب کا لفظ نَقَبَ سے ہے جسکے معنے کرید کرید کر حالات معلوم کرنے کے بھی ہیں۔ یہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے وقت قوم کے بارہ قبیلوں کے نگران اور روحانی زعیم تھے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے انکی مذہبی تنظیم کردی تھی بعض لوگوں نے موسوی سلسلہ کی درمیانی بارہ صدیوں کے اہم روحانی رہنما بھی اس سے مراد لئے ہیں پہلی صدی میں خود حضرت موسیٰ امام تھے اور چودھویں صدی میں حضرت مسیح تھے۔ درمیانی بارہ صدیوں میں یہ نقیب تھے۔ یوں تو بنی اسرائیل میں صدہا انبیاء آئے جو یہود کو موسوی شریعت پر عمل پیرا کرنے کیلئے مبعوث ہوئے مگر مندرجہ بالا تفسیر کے مطابق نقیب خاص انبیاء ہیں جو

لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

تو میں ضرور تمہاری برائیوں کو ڈھانپ دوں گا اور تم کو ایسے باغات میں داخل کرونگا جن کے

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ج فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ

نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اسکے باوجود۔ یا اس کے بعد بھی جو شخص تم میں سے کفر کریگا وہ یقیناً

ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلَ ○ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ

سیدھے راستہ سے گمراہ ہوگا۔ ان کے اپنے پختہ عہد کو توڑ دینے کے نتیجہ میں

لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ج يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ (اب حال یہ ہے کہ) وہ الٰہی کلمات میں بے روک ٹوک

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ج وَلَا تَزَالُ

انکے مواقع سے تحریف کرتے ہیں اور جو وعظ و نصیحت انہیں کی گئی تھی اسکے بیشتر حصہ کو وہ بھلا بیٹھے ہیں۔ باستثناء

تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ

چند تو ان میں سے اکثر کی خیانت پر ہمیشہ اطلاع پاتا رہے گا۔ پس تو ان لوگوں کو

خصوصی اہمیت کے حامل تھے۔ فرمایا ہم نے بنی اسرائیل کو یقین دلایا تھا کہ ہم تمہاری تائید و نصرت کرینگے بشرطیکہ تم احکامِ شریعت کی نگہداشت کرو اور ہمارے فرستادوں پر ایمان لا کر ان کی نصرت کرتے رہو مگر تم نے اسکی پابندی نہ کی۔

دوسری آیت میں بتایا ہے کہ یہود نے پختہ عہد کو توڑ ڈالا اور مستحق لعنت قرار پائے سنگدلی بطور سزا انکے ورثہ میں آگئی۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ انہیں الٰہی کلمات میں تبدیلی و تحریف کرنے میں کوئی باک نہ تھا۔ وہ الٰہی حکموں کو دیدہ دلیری سے پس پشت پھینکتے تھے اور قولی و عملی خیانت انکا وطیرہ بن گیا تھا۔ اکثریت کا یہی حال تھا۔ برائے نام کچھ لوگ ان عیبوں سے پاک تھے۔ یہی وہ اقلیت ہوتی ہے جسے اپنے وقت کے نبی پر ایمان لانے کی توفیق ملتی ہے اور وہ خدا کے عفو و رحم کے مستحق بن جاتے ہیں۔

تیسری آیت میں عیسائیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے کہ ہم نے ان سے بھی پختہ عہد لیا مگر انہوں نے بھی اسے بھلا دیا اور غلط

عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَمِنَ

معاف کر اور ان سے درگزر فرما۔ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ ان لوگوں سے بھی

الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا

جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ (عیسائی) ہیں ہم نے ان کا پختہ عہد لیا پھر انہوں نے بھی اس

حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ

ذکر و نصیحت کے اہم حصے کو نظر انداز کر دیا جو انہیں دیا گیا تھا۔ پس ہم نے ان میں باہم بغض و عداوت کو

الْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا

تا قیامت بھڑکا دیا۔ عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں انکے کاموں

كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا

سے آگاہ کرے گا۔ اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ)! اب تمہارے پاس ہمارا یہ عظیم رسول

يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ

وہ اکثر ان باتوں کو کھول کر بیان کر رہا ہے جو تم کتاب میں مخفی رکھتے تھے

راستوں پر قدم مارنے لگے آیت کریمہ کے الفاظ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ میں محض عیسائی بھی مراد ہو سکتے ہیں اور آیت کا یہ مطلب لینا بھی جائز ہوگا کہ یہود و نصاریٰ میں باہم قیامت تک عداوت رہیگی یہ عمومی حکم ہے۔ نصاریٰ کے مذہبی فرقوں میں شدید عداوت رہیگی۔ قرونِ وسطیٰ کی عیسائیت کی تاریخ بہت المناک ہے جبکہ مذہبی اختلاف کی بنا پر قتل و غارت کا بازار گرم رہا۔ یہود اور نصاریٰ کی باہمی عداوت بھی ایک کھلی حقیقت ہے کسی تیسرے گروہ کے مقابلہ پہ عارضی طور پر کچھ عیسائی کہلانے والوں کا یہود کی حمایت پر کمربستہ ہو جانا بالکل علیحدہ بات ہے۔

چوتھی آیت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غایت مذکور ہے کہ آپ یہود و نصاریٰ کے اختلافات کا فیصلہ کرنے کے لئے آئے ہیں آسمانی نور اور قانونِ شریعت لیکر مبعوث ہوئے ہیں۔

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ

وہ بہت سے امور سے درگزر فرماتا ہے یقیناً اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور اور واضح کتاب

مُّبِيْنٌۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ

آ گئی ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ رضاءِ الٰہی کی پیروی کرنیوالوں کو سلامتی کی راہوں کی طرف

السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ

رہنمائی فرماتا ہے۔ انہیں ظلمتوں سے نکال کر اپنی تقدیر خاص (اذن) سے نور کی طرف لیجاتا ہے اور

يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ

سیدھے راستے کی دائمی ہدایت دیتا ہے۔ یقیناً وہ لوگ کفر کے مرتکب ہوئے جنہوں نے

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَؕ قُلْ فَمَنْ

یہ کہا کہ اللہ ہی مسیح بن مریم ہے۔ تو کہدے کہ اللہ کے مقابلہ پر

يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ

کس کو یارا ہوگا اگر وہ (اللہ تعالیٰ) مسیح بن مریم، ان کی والدہ اور

پانچویں آیت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی کو پیش کیا گیا ہے کہ واقعاتی طور پر آپؐ بہت کامیاب ہیں۔ جو لوگ رضاءِ الٰہی کے طالب ہیں آپؐ ان کیلئے سلامتی کے راستے واضح کرتے اور انہیں ان پر چلاتے ہیں۔ تاریکیوں میں مبتلا لوگوں کو ظلمتوں سے نور کی طرف لاتے ہیں اور دینی و دنیوی طور پر انہیں مستقل اور دائمی ہدایت پر قائم کر رہے ہیں۔ یہود و نصاریٰ اور دوسری قومیں اگر بینا آنکھوں سے اس نظارہ کو دیکھیں تو ان کو آپؐ پر فوراً ایمان لانا چاہیئے۔

چھٹی آیت میں عیسائیوں کے غلط عقیدہ الوہیتِ مسیحؑ کی تردید فرمائی ہے۔ فرمایا کہ یہ تو حقیقت کا بدترین انقلاب ہے کہ اللہ کو مسیح قرار دیا جائے یعنی یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم میں حلول کر آیا تھا، مسیح ہی خدا بن گیا تھا۔ فرمایا وہ تو مریم کا فرزند ہے خدا یا خدا کا بیٹا نہیں ہے وہ اور اسکی والدہ بلکہ سب کائنات اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں اور اسکی مخلوق

ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلِلّٰهِ مُلْكُ

زمین کے سب باشندوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرلے ؟ اللہ ہی کے لئے

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَاللّٰهُ

آسمانوں، زمینوں اور ان کے درمیان کی سب اشیاء کی ملکیت ہے۔ وہ جو اور جیسے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ

ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم

اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ

خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ تو ان سے پوچھ (اگر ایسا ہے تو) تو پھر وہ تمہارے گناہوں کی وجہ سے تمہیں

بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

بلکہ (بات یوں ہے کہ) تم بھی اسکے پیدا کردہ انسانوں میں سے انسان ہو۔ وہ جسے چاہتا ہے معاف فرماتا ہے اور

ہے اس نے اپنی مہربانی سے مسیح کو اپنا برگزیدہ بنایا ہے۔ حضرت مریم کو ایک مقام بخشا ہے لیکن اگر وہ ان سب کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرلے تو تم بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کو کون روک سکتا ہے۔ اسکے ارادہ کے نافذ ہونے میں کون مزاحم ہو سکتا ہے ؟ پس یہ سب لوگ اللہ کی مخلوق ہیں اور اسکے قبضہ میں ہیں ان کو خدا ٹھہرانا سراسر غلط ہے۔

ساتویں آیت میں یہود و نصاریٰ کے اس دعویٰ کی تردید فرمائی ہے کہ وہ (یہودی اور عیسائی) خدا کے بیٹے یا اسکے خاص پیارے ہیں۔ فرمایا یہ بات سراسر غلط اور جھوٹا دعویٰ ہے ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہودی کہتے تھے کہ ہم نبیوں کی اولاد ہیں اسلئے ہم مواخذہ سے بری ہیں۔ عیسائیوں کا قول ہے کہ حضرت مسیح کو خدا ماننے کی وجہ سے ہمارے سب گناہ معاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دو قوموں کی تردید فرمائی اور فرمایا کہ اگر ایسا ہوتا تو پھر دنیوی زندگی میں قانون کی خلاف ورزی پر تم سے مواخذہ نہ ہوتا مگر یہ واقعہ ہے کہ قانون قدرت میں سب پر یکساں گرفت ہو رہی ہے۔ زہر جس طرح غیر یہودی اور غیر عیسائی کو ہلاک کرتا ہے اسی طرح یہودی اور عیسائی کو بھی ہلاک کرتا ہے۔ فرمایا کہ تم عام انسانوں کی طرح انسان ہو۔ نیک اعمال والے مستحق مغفرت ہوں گے اور بدیوں کے مرتکب مستحق عذاب ٹھہریں گے۔

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اسی اللہ کے قبضہ میں آسمان، زمین اور ان کے درمیان

وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

کی سب چیزیں ہیں اور اسی کی طرف سب کا لوٹنا ہے۔ اے اہل کتاب گزشتہ سلسلۂ رسل کے کوئنہ

قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

انقطاع اور لمبے وقفہ کے بعد تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو خوب کھول کھول کر بیان کرتا ہے

اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ؗ فَقَدْ جَآءَكُمْ

تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس نہ کوئی بشارت دہندہ آیا اور نہ انذار کرنیوالا آیا تھا۔ اب

بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ع ۳ / ۸

تمہارے پاس بشیر و نذیر آچکا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

آٹھویں آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی مزید ترغیب دی ہے اور فرمایا کہ پہلے نبیوں کی نبوت پر اتنا عرصہ گزر گیا ہے اور ان کی نام لیوا اُمتوں کے اعمال اتنے بگڑ گئے ہیں کہ وہ دوسروں پر اتمام حجت کا ذریعہ نہیں رہے اسلئے ہم نے اس عظیم رسول کو مبعوث فرمایا ہے تا کہ سب پر اتمام حجت ہو اور تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس بشیر و نذیر نہ آئے تھے اسلئے ہم سے مؤاخذہ نہ ہونا چاہیئے۔

فترۃ کے لغوی معنے سکون ہو جانے، ٹوٹ جانے، وقفہ اور ٹھہر جانے کے ہوتے ہیں۔ دو نبیوں کے درمیانی زمانہ کو بھی فترۃ کہتے ہیں۔ اسکی کوئی مدت مقرر نہیں جب پہلے نبی کی اُمت ایسے عمومی بگاڑ کا شکار ہو جائے کہ وہ اس نبی کی زندہ گواہ قرار نہ پا سکے اور اس کا وجود منکرین پر اتمام حجت کا ذریعہ نہ رہے تو نئے بشیر و نذیر کا آنا آیت کریمہ سے ثابت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی شریعت کے آنے کا تو سوال ہی نہیں کیونکہ کامل شریعت محفوظ ہے اسلئے غیر تشریعی نبی اور بشیر و نذیر ہی آسکتا ہے +

امریکہ میں عیسائیت کا حال

مذہبی بے راہ روی، بے چینی و بے اطمینانی!

(از جناب ڈاکٹر قاضی برکت اللہ صاحب امریکہ)

ڈرے ہوئے اور سہمے ہوئے امریکن بے چینی و بے اطمینانی سے دوچار ہیں کہ اُن کا ملک تیزی سے تباہی کی طرف جا رہا ہے۔

۶۹-۱۹۶۰ء کا دس سالہ دَور ختم ہو گیا۔ امریکہ میں بے راہ روی کا دَور دَورہ رہا۔ جنسی تعلقات میں بہت اضافہ ہو گیا، عُریانی بڑھ گئی، فحش کلامی، روزمرہ کی زندگی اور فلموں میں بہتات ہو گئی، نشہ آور اشیاء کا استعمال نمایاں طور پر ہونے لگا اور طوائف بازی گیارہ سال کی عمر تک پہنچ گئی۔

ایک میگزین نے لکھا ہے کہ امریکہ "بداخلاقی کے خوفناک کینسر" سے دوچار ہے۔ جہاں دولت، طاقت، عیاشی، دنیوی شان اور گوشت کے جھوٹے دیوتاؤں کی عبادت کی جاتی ہے۔ فوج کے ایک کیپٹن نے کہا کہ اس کے لئے سب سے زیادہ پریشان کن بات یہ ہے کہ آج کے بداخلاق لڑکے اور لڑکیاں آج سے ۲۰ سال بعد اس ملک کی باگ ڈور سنبھالیں گے اور ان کے بے راہ روی کے خیالات اگر اسی طرح پنپتے رہیں گے تو امریکہ تباہی و انحطاط کے گڑھے میں گر کر بحیثیت قوم ختم ہو جائے گا۔

۱۹۵۸ء سے اس وقت تک جنسی بے راہ روی میں معتدبہ طور پر اضافہ ہوا ہے۔ بعض اعداد و شمار کے لحاظ سے عام طور پر دو لاکھ پچاس ہزار بچے بن بیاہی عورتوں کے ہاں پیدا ہوتے رہے۔ ۱۹۶۵ء میں یہ تعداد تین لاکھ تک جا پہنچی، اور ۱۹۶۶ء میں تین لاکھ دو ہزار چار سو بچے ازدواجی تعلق کے بغیر پیدا ہوئے۔ ۱۹۷۰ء میں اضافہ کا واضح امکان ہے۔ یہ تعداد اُن بچوں کی ہے جن کی گنتی ممکن ہو سکی۔ ایسے بھی کئی ہیں جو اس گنتی میں نہیں آ سکے۔ جنسی بے راہ روی کے بازار گرم اور بے حیائی عام ہونے کی وجہ سے بعض لوگ تو ایسے

کوئی اہمیت نہیں دیتے اور بغیر خاوند کے بچّہ
پیدا کرنا ایک حد تک فیشن بنتا جا رہا ہے۔
اِس جگہ ایک عیسائی منّاد کا ذکر ناگزیر
ہے جو ہزاروں کے مجمع میں تقریر کرنے کا شوقین
ہے۔ اس منّاد کا نام بلی گراہم ہے جس نے ہمارے
مشرقی۔ مغربی افریقہ کے دو سابق رئیس التبلیغ
بزرگوں کے دعا سے متعلق چیلنج قبول کرنے سے
فرار اختیار کیا۔ ایک کثیر الاشاعت میگزین
"پریڈ" ۲۲ مارچ ۱۹۷۰ء کے پرچے میں بلی گراہم
کی ذاتی زندگی سے متعلق یہ سوال و جواب شائع
ہوا ہے :-
سوال۔ کیا یہ درست ہے کہ بلی گراہم بھیس بدل کر
بے راہ رو نوجوانوں کے اجتماعات میں
شرکت کرتا ہے ؟
جواب۔ بلی گراہم کے بقول : بعض اوقات وہ
بے راہ رو نوجوانوں کے اجتماعات میں
اسلئے جاتا ہے کہ وہ دیکھے کہ آج کل کے
نوجوان کیا کرتے ہیں اور کیا سوچتے ہیں۔
بلی گراہم کا کہنا ہے کہ وہ بعض اوقات
"ایک مصنوعی داڑھی اور مونچھ لگا کر" ان
اجتماعوں میں شرکت کرتا ہے۔
جن اجتماعات کا یہاں ذکر ہے وہ امریکہ کی بے راہرو
نوجوانوں کی اُبھرتی ہوئی تحریکیں "ہپی" اور "یپی"
ہیں۔ یہ گروہ مادر، پدر، برادر، خواہر آزادانہ زندگی
بسر کرنا چاہتا ہے۔ اس گروہ سے منسلک لڑکے
لڑکیاں یہ بھی چاہتے ہیں کہ کوئی انہیں کچھ نہ کہے۔
باغوں میں، گلیوں میں، سڑکوں پر جہاں انکا جی چاہے
جانورانہ حرکات کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ایک دوسرے
سے جہاں چاہیں اور جس وقت چاہیں چمٹ جاتے
ہیں، ان کے ہاں کوئی قید نہیں۔ جسم پر بے تحاشہ بال
بڑھے ہوتے ہیں اور عام طور پر ننگے پاؤں چلتے
ہیں عجیب و غریب الفاظ ان کی لغت میں شامل
ہیں۔ امریکہ کے سلجھے ہوئے لوگ ان سے بیزار ہیں۔
دونوں گروہوں میں بظاہر کوئی فرق نہیں لیکن ہپی
اور یپی میں یوں تمیز کی گئی ہے کہ ایک گروہ صابن کا
استعمال کرتا ہے اور دوسرا نہیں۔!

کتاب "جیزس اینڈ دی ورلڈ" (۱۹۵۸ء)
کے مصنف روڈلف بلٹمن کا ذکر کرتے ہوئے مترجم
لوئیس پیٹی بون نے صفحہ ۴۸ پر تحریر کیا :-

"بلٹمن درست کہتا تھا جبکہ اس
نے لکھا کہ یسوع بنیادی اخلاقی
قدروں سے نابلد تھا۔"

ایک کیتھولک پادری کیوانا ف نے جس نے تجردانہ
زندگی سے تنگ آکر حال ہی میں شادی کر لی ہے،
چرچ کے عقائد سے بیزاری کا اعلان کیا ہے حضرت
عیسٰی علیہ السلام کی حیات سے متعلق روایات پر جن
سے چرچ کی حیات ہے اس پادری نے کاری ضرب
لگائی ہے اور اپنے مطالعہ کی بنا پر اعلان کیا ہے
کہ جس طرح حضرت موسٰی علیہ السلام اور دیگر انبیاء
کرام وفات پا گئے اُسی طرح عیسٰی علیہ السلام بھی

فوت ہو چکے ہیں۔ بائبل کو اس پادری نے افسانوی حکایات و اعداد کا مجموعہ قرار دیا ہے۔ پادری کیو اناف کا بیان ہے کہ بائبل قطعی طور پر الہامی نہیں ہے۔ اس پادری کا کہنا ہے کہ جن لوگوں نے نیا عہد نامہ لکھا انہوں نے تمام واقعات کو اپنے یہودیت کے تجربات کی روشنی میں تحریر کیا۔ لوقا اور متی نے مارک سے بہت کچھ مستعار لیا اور مارک نے ایک آرامی نسخہ سے اور پیٹر کے وعظوں سے بہت کچھ حاصل کیا۔ ان سب نے "یسوع کی گفتار" سے فائدہ اٹھایا جو ان اناجیل سے پیشتر عمومی طور پر لوگوں کے سامنے تھی۔ اور انجیل کے ہر لکھنے والے نے جو کچھ تحریر کیا وہ اس نے اپنے خاص قارئین کے لئے ایک خاص وقت کے لئے تحریر کیا۔ مارک نے جو کچھ لکھا وہ غیر یہودیوں کو متوجہ کرنے کیلئے تھا اسلئے ان معجزات پر زور دیا جو یسوع نے دکھائے۔ مارک، پیٹر کا مقلد تھا اور اس نے پیٹر سے سُن لیا تھا کہ روحی، یسوع کی حیران کن باتوں سے بہت متحیر تھے۔

متی کے مخاطب یہودی تھے اسلئے اُس نے اس موضوع پر توجہ دی کہ یسوع "مسیحا" تھا، جس کا وعدہ پرانے عہد نامہ میں کیا گیا تھا۔ بہت سے واقعات جو یسوع کی زندگی میں رونما ہوئے وہ پُرانے عہد نامہ کی تحریروں سے پورا ہونے سے متعلق تھے۔ اسی طرح یوحنا سے متعلق لکھا کہ وہ الائیجا کے رنگ میں آیا جیسے یہودیوں کی روایات کے مطابق یسوع سے قبل اس دُنیا میں آنا تھا۔ یسوع کو تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہنا تھا جس طرح یونس نبی تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ اور یسوع، داؤد بادشاہ کہ اسرائیل کا ایک بڑا نبی تھا، کا بیٹا تھا۔

لوقا نے زیادہ زور یسوع کی باتوں پر دیا۔ یوحنا کی انجیل ان سب تحریروں سے علیحدہ حیثیت رکھتی ہے کیونکہ یہ یسوع سے قریب قریب تین نسلیں بعد میں تحریر کی گئی۔ اس تحریر میں یسوع کے مادی معجزات پر زیادہ زور نہیں بلکہ ان کے "نشانات" ہونے کا ذکر ہے۔

اس طرح ظاہر ہے کہ چاروں مصنفین نے جو کچھ لکھا وہ الہامی نہیں تھا بلکہ ہر ایک مصنف اپنے واقعات کو ترتیب اور ترتیب در ترتیب دیتا رہا۔ اور ہر مصنف یسوع کی زندگی کا وہ پہلو زیادہ نمایاں طور پر دکھاتا رہا جو اس کے اپنے تجربات سے مطابقت رکھتا تھا۔ اس طرح نہ تو انجیل الہامی ہے، نہ ہی بین الاقوامی حیثیت کی حامل۔ اور نہ ہی اس کی تعلیم ہمیشہ کے لئے قابل عمل۔ انجیل کے مصنفین کی حیثیت مذہبی پراپیگنڈا کرنے والوں کی ہے اور اس بات کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں کہ انہوں نے جو کچھ لکھا وہ "الہام" کے تحت لکھا ہے۔ اسی طرح اس بات کا بھی کوئی ٹھوس ثبوت نہیں کہ یسوع کی ذات میں الوہیت کا کوئی عنصر تھا۔ جس قدر مطالعہ وسیع ہوتا ہے یہی بات سامنے

آتی ہے کہ یسوع ایک "انسان" تھا کہ انفرادی نوعیت کا حامل تھا اور عقلمند شخص تھا۔

رومی مؤرخ سوٹونیس" بر بیلِ تذکرہ" ایک "کریسٹس" کا ذکر کرتا ہے کہ وہ یہودیت کا پرچار کرتا تھا اور حیران کُن باتیں کرتا تھا۔ ایسا ہی یسوع اپنی زندگی میں محض ایک انسان کی حیثیت سے جیتا رہا لیکن انسان سے ماورائی باتیں اس کی موت کے بعد اس سے منسوب کی گئیں اور بائیبل خدا کا کلام نہیں بلکہ انسانی تحریر ہے۔

ایک پادری ڈاکٹر کوٹ نے لکھا ہے کہ انہیں اقرار کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ آج کی دنیا میں جتنے مذاہب ہیں ان میں سب سے زیادہ ناقابلِ برداشت مذہب عیسائیت ہے۔

ایک پادری نے اپنی کہانی لکھی ہے کہ اس کی ماں کے ہاں ابھی بچہ پیدا نہیں ہوا تھا کہ اس کی ماں نے خواہش کی کہ اگر اس کا ہونے والا بچہ لڑکا ہوگا تو وہ اُسے پادری بنائے گی۔ چنانچہ الفونڈ ٹلر کو پیدائش کے بعد بپتسمہ دیا گیا اور دو سال بعد ہی اُسے چرچ کی تحویل میں دیدیا۔ مسٹر ٹلر نے بہت سی باتیں چرچ کی اندرونی زندگی کے بارے میں تحریر کی ہیں کہ اُس نے کیا کچھ وہاں دیکھا اور کیا کچھ پرچار کیا۔ اور حال ہی میں اُس نے پادری ہونے سے فرار اختیار کیا۔ کیونکہ اُس نے چرچ کی زندگی کو روحانیت سے کلیتہً عاری پایا۔

ایک اور صاحب نے کیتھولک چرچ کو انسانیت کے لئے عذاب قرار دیا ہے۔ مسٹر وی۔ ایل۔ کوکس جو ایک لمبے عرصے تک بائیبل کا پرچار کرتے رہے، بالآخر اس نتیجے پر پہنچے کہ بائیبل اغلاط و اضداد اور خلافِ واقعہ باتوں کا مجموعہ ہے مشتے نمونہ از خروارے: بے انصافی، ایک بچے کو باپ کے جرم کی بناء پر سزا دینے، خواتین سے غیر مساوی سلوک، غیر اخلاقی باتیں، غلامی، کذب بیانی اور دھوکہ دہی بائیبل کی تعلیم ہے۔

مذہبی فکر و تدبر کرنے والے اس کشمکش سے دوچار ہیں کہ یسوع کون تھا اور کیسا تھا؟ اگرچہ ۲۵ دسمبر کرسمس کو ہر طرف چراغاں ہوتا ہے لیکن ان کے بقول سراسر اندھیرا ہے۔ یسوع کی پیدائش کا واقعہ ایک رات کو ہوا، لیکن کس رات کو؟ کیا ۲۵ دسمبر کی رات تھی؟ کوئی نہیں جانتا کس سال؟ حتمی طور پر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ یقینی طور پر یسوع کی پیدائش قریب قریب چار سال "قبل از مسیح" ہو چکی تھی۔ دیگر تحقیقات کی بناء پر یسوع اپنے معروف سال پیدائش سے شاید ۶ یا ۷ سال قبل پیدا ہو چکا تھا۔ بعض دلچسپی رکھنے والوں نے یسوع کے سال پیدائش کی تعیین ۶ قبل مسیح سے ۹ قبل مسیح کے درمیان کی ہے۔

مذہب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ امر بھی پریشان کن ہے کہ یسوع ایک "یہودی مُناد" تھا روایات کی بناء پر بوڑھا نہیں ہوا بلکہ ادھیڑ عمر کو بھی نہیں پہنچا اور اُس نے اپنا پرچار جوانوں

میں کیا اور ایک گروہ نے جو اس نے اپنے گرد کر لیا
حکومتِ وقت کو چیلنج کر دیا اور اس کے بڑوں
کو کہ حکومت کے سربراہ تھے اُسے گرفتار کرنا
پڑا اور سُولی پر چڑھانا پڑا۔

مذہبی فکر کرنے والے عیسائی پریشان ہیں
کہ یسوع یہی کہتا رہا کہ وہ کوئی نیا پیغام لے کر نہیں
آیا بلکہ آئے ہوئے پیغام کو پُورا کرنے آیا ہے۔
شاید ایک سال تک اس کا پرچار جاری رہا شاید
دو سال یا تین سال، کوئی بات بھی یقینی نہیں۔ کیا
واقعی وہ تیس سال کی عمر میں فوت ہو گیا یا اسکے
بعد بھی جیتا رہا۔

یسوع نے بحیثیت انسان استفسارات
بھی کئے، سیکھا بھی، عقل میں اضافہ بھی کیا، دنیوی
رغبت سے بھی دوچار ہُوا، غصے ہُوا اور نا امید
بھی! اسے پیاس بھی لگی اور بھوک بھی! وہ تھک
بھی گیا اور رویا بھی! سب انسانوں کی طرح وہ
ایک انسان تھا۔ ان تمام باتوں کا آغاز بیت اللحم
میں ہُوا۔ لیکن یسوع بیت اللحم میں نہ رہ سکا۔ رومی
گورنر کو اس کی سرکوبی کرنے کی نوبت آئی اور وہ
مصر کی طرف بھاگ گیا اور آخر کار گلیلی میں واپس آیا۔
اس تمام عرصے پر ایک دُھندسی چھائی ہوئی ہے۔
اس وقت تک یہ بحث بھی جاری ہے کہ یسوع
کالا تھا یا سفید تھا؟ کیسا تھا؟ پوپ کے ایک
لائبریرین نے حال ہی میں انکشاف کیا ہے کہ یسوع
کا قد ۵ فٹ چار انچ تھا۔ لیکن ایک دوسرے سکالر
نے اس پر مقدمہ کر دیا۔ چونکہ اس کا کہنا ہے کہ یسوع
کا قد ۶ فٹ ایک انچ تھا۔

یسوع کے مقلدین نے پہلے پہل اس کے یوم
پیدائش کو نہیں منایا بلکہ چوتھی صدی عیسوی میں
ایک رومی تہوار کے ان دنوں منائے جانے سے
یہ دن منایا جانا شروع ہُوا۔ امریکہ میں کرسمس کا تہوار
انیسویں صدی کے وسط تک واضح طور پر نہیں
منایا گیا۔ اب تو ہر طرف گھنٹیاں بجتی ہیں، چراغاں
ہوتا ہے، دولت خرچ ہوتی ہے اور عیش و نشاط
کا سماں ہوتا ہے لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں
کہ یسوع جس کا یوم پیدائش یہاں منایا جاتا ہے کیا
وہ واقعی اس وقت پیدا ہُوا تھا۔ امریکہ میں "خدا" کی
حیات و ممات زیر بحث رہی۔ یہاں ٹی وی پر خبریں
سُناتے وقت ایک پادری کے متعلق بتایا گیا کہ
اس کا کہنا ہے کہ چرچ خدا کا جو تصور پیش کرتا ہے
اس سے طبیعت "خدا سے اکتائی جا رہی ہے" اس
بحث سے ایک پہلو نمایاں ہو رہا ہے کہ علم یافتہ
طبقہ چرچ کے پیش کردہ خدا کے تصور سے بیزار
ہو رہا ہے اور اس کی تمام تر وجہ چرچ کی فرسودہ
تعلیم ہے۔

ایک پادری کا کہنا ہے کہ "نجات" کے لئے
جو تصور چرچ نے پیش کیا ہے اس کے لئے ضروری
تھا کہ یسوع میں "الوہیت" کا عنصر موجود ہوتا۔
پال نے بعض اوقات تو یسوع کو خدا کا ہم پلہ بنا دیا
لیکن بعض اوقات اس کا انکار کیا لیکن آج کے

علم یافتہ عیسائی جب اس عقیدے کے نشیب و فراز
پر غور کرتے ہیں تو اس نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں کہ یسوع
کے "خدا" یا "خدا کا بیٹا" ہونے کی بجائے یسوع کی
صحیح پوزیشن "انسان کا بیٹا" ہونے کی ہے اور
یسوع دیگر انسانوں کی طرح اس زمین میں کھاتا
پیتا رہا اسلئے اس میں الوہیت کے عنصر کا فقدان
ہونے میں کوئی تردد نہیں۔

چرچ نے ایک اور عقیدہ "تثلیث" کا پیش
کیا ہے۔ مسٹر کو اناف جو ایک عرصے تک رومن
کیتھولک کے ذی اثر پادری رہے ان کا کہنا ہے
کہ اس عقیدے کو جب وہ پیش کرتے تھے تو ان
کا دل نہیں مانتا تھا لیکن محض عقیدے کی بنا پر
انہیں اس عقیدے کا پرچار کرنا پڑا لیکن حقیقت
یہی ہے کہ تثلیث کا عقیدہ چرچ نے یسوع کو خدا
بنانے کے بعد نجات کے لئے ضروری سمجھا۔ لیکن
مطالعہ کے بعد ان کی پوزیشن یہ ہے کہ نہ یسوع
خدا ہے اور نہ تثلیث کا عقیدہ جائز ہے انسان
نے محض اپنی سمجھ کے مطابق نجات کا جو تصور قائم
کیا اس سے یسوع کو خدا بنا دیا اور تثلیث کو
مذہب میں داخل کر دیا لیکن حقیقت یہی ہے کہ
عیسائی اپنے وسیع مطالعہ کی بنا پر یسوع کو خدا
نہیں مانتے اور تثلیث کے عقیدے کو بھی خیرباد
کہہ رہے ہیں۔

بچوں کو بپتسمہ دینے کا ایک مسئلہ بعض طبائع
پر گراں گزر رہا ہے۔ سویڈن کے کارل باتھ نے
جو مذہبی امور میں مانی ہوئی شخصیت ہیں، لکھا ہے کہ
انہوں نے مقدس نوشتوں میں بچوں کو بپتسمہ دینے کا
کوئی ثبوت نہیں پایا۔ اسی طرح برمنگھم انگلینڈ کے
ایک وسیع القلب پادری نے اپنے بچوں کو بپتسمہ
دلانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ان بچوں کو حق
ہے کہ اگر عیسائیت سچی نہیں تو اس کا انکار کر دیں۔
اسی طرح ایک اور پادری گوگور نے بیان کیا کہ باپ
کو کوئی حق نہیں کہ وہ اپنا مذہب اپنے بچوں کو اختیار
کرنے پر مجبور کرے۔ چونکہ بپتسمہ میں یہی بات
کارفرما ہے اسلئے بچوں کو بپتسمہ کی ضرورت نہیں
اگر یہ بچے بڑے ہو کر عیسائیت سے انکار کر دیں
تو انہیں کوئی تعجب نہیں ہو گا۔ چونکہ انہیں حق
ہے کہ وہ اپنا مذہب پسند کریں اور بحیثیت باپ
اپنا مذہب بچوں کے گلے میں انڈیلنا مناسب نہیں۔

انگلستان میں چرچ جانے والوں کی تعداد
دن بدن کم ہو رہی ہے۔ کبھی کبھی اتوار کے دن بین
اور باجے بجاتے ہوئے بعض بڑے اور بوڑھے
چرچ کو جاتے ہیں۔ نوجوانوں کے مشاغل اور قسم کے
ہیں اور وہ اپنا دن مختلف طریقوں سے گزارتے
ہیں۔ امریکہ میں ۱۹۶۵ء میں جو کوائف اکٹھے کئے
گئے ان کے مطابق ۴۴ فیصد لوگ چرچ میں گئے۔
۱۹۶۴ء میں یہ تعداد ۴۵ فیصد اور ۱۹۵۵ء
میں ۴۹ فیصد۔ اب چرچ میں دلچسپی رکھنے والوں
کی تعداد میں کمی ہو رہی ہے۔ مردوں کے مقابلے
میں عورتیں زیادہ چرچ جاتی ہیں۔ ۲۹-۲۱ سال

کے لڑکے لڑکیوں میں پورچ جانے کا رجحان ۷۰ فیصد کے قریب ہے۔

ایک اور مسئلہ جو امریکی علم یافتہ لوگوں کے لئے الجھن پیدا کر رہا ہے وہ یسوع کی شادی کا مسئلہ ہے۔ کچھ عرصے تک معروف یہی تھا کہ یسوع نے شادی نہیں کی۔ مذہبی تعلیم کے ایک پروفیسر مسٹر فیس نے ایک رسالے میں اپنے "مطالعہ" کو یوں پیش کیا ہے کہ یسوع نے شادی کی تھی۔ اسی طرح پال بھی شادی شدہ تھا جس طرح کہ پطرس کی بھی شادی ہوئی تھی۔ مسٹر فیس نے اپنے دلائل میں لکھا ہے کہ یسوع کو یہودیت کی اس تعلیم کا علم تھا کہ شادی کرنا ایک مقدس فریضہ ہے۔ اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی! جب یسوع سے اس بارے میں استفسار کیا گیا تو اس نے "پیدائش" کی کتاب کا حوالہ دیا جس میں ذکر ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ مسٹر فیس کا کہنا ہے کہ یسوع کے "خاموش سالوں" میں کہ ۲۰ اور ۳۰ سال کے درمیان ہیں، اس تحقیق کے مطابق یسوع کی منگنی بھی ہوئی اور شادی بھی! یہ خیال غالب ہے کہ یسوع کی بیوی فوت ہو گئی۔

جہاں تک پال کی شادی کا تعلق ہے پروفیسر فیس پادری کلیمنٹ آف الیگزنڈریا کا حوالہ دیتا ہے جس نے دوسری صدی عیسوی میں لکھا کہ سب حواری شادی شدہ تھے۔ مسٹر فیس کا کہنا ہے کہ پال کی بیوی بھی فوت ہو گئی اور یہ خیال کر کے کہ دنیا کا خاتمہ قریب ہے اس نے پھر شادی نہ کی۔ مسٹر فیس کی تحقیق یہ ہے کہ پال نے کرنتھیوں میں جو غیر شادی شدہ لوگوں کو ہدایات دی ہیں اصل میں ان کا اطلاق ان لوگوں پر ہوتا ہے جن کی بیویاں یا خاوند فوت ہو چکے ہوں۔ مسٹر فیس کا کہنا ہے کہ تجردانہ زندگی یہودیت کی تعلیم نہ تھی بلکہ بعد میں یونانی فلسفہ کے زیر اثر عیسائیت میں داخل ہوئی۔ بعض پادریوں نے بھی اس تحقیق سے ہمنوائی کا اظہار کیا ہے۔ ان کے بقول یقینی طور پر "یسوع جنسی زندگی سے کلیۃً عاری نہیں تھا۔"

غیر جانبداری سے مطالعہ کرنے والے عیسائی اس بات سے بھی متفکر ہیں کہ یسوع نے صلیب پر جان نہیں دی بلکہ وہ زندہ اتارے گئے۔ یسوع کے کفن سے متعلق جو تحقیقات سامنے آئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ یسوع نے صلیب پر جان نہیں دی بلکہ زندہ اتار لئے گئے تھے۔

لائف میگزین نے ۲۰ دسمبر ۱۹۶۳ء کے شمارہ میں سپین کے ایک شہر ٹولیڈو کے معروف کیتھیڈرل میں کھدی ہوئی بعض نایاب تصاویر شائع کی ہیں ان میں یسوع کی کہانی بھی بیان کی گئی ہے اور واقعہ صلیب کے بعد دائیں پسلی سے خون بہتا ہوا دکھایا گیا ہے۔ اسی طرح لائف ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء کے شمارہ میں ایک اور آرٹسٹ

کی نایاب تصویر شائع کی گئی ہے اس میں بھی یسوعؑ
کی دائیں پسلی سے خون بہتا دکھایا گیا ہے۔
جسم سے بہتا ہوا خون اس بات کی علامت
ہے کہ خون ابھی گردش [illegible] جو زندگی کی
علامت ہے۔ اس طرح [illegible] دکھا رہی
ہیں کہ واقعۂ صلیب کے بعد یسوع زندہ
اُتار لئے گئے تھے نہ کہ مُردہ۔!

امریکی سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہے
کہ سکولوں میں دعائیں پڑھنا اور بائیبل پڑھنا
لازمی نہیں ہے۔ اس اعلان نے عام طور پر
عیسائیوں کو بہت مایوس کیا ہے لیکن علم یافتہ
طبقہ نے جو اپنے بچوں پر کوئی عقیدہ خواہ مخواہ
ٹھونسنا پسند نہیں کرتا اس اعلان کو خوش آمدید
کہا ہے۔

پادریوں کے ایک گروہ نے اعلان کیا
ہے کہ بائیبل کی راہنمائی کافی نہیں۔ یہی بات
ہے اگرچہ بہت سے عیسائیوں کو دھچکا لگے گا
کیونکہ مذہب سے دلچسپی رکھنے والے عیسائی
یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بائیبل ہی اُن کی کلیۃً راہنما
ہے لیکن تحقیقی نتیجہ کے طور پر اس بات کے
ماننے میں کوئی چارہ نہیں کہ مذہبی معاملات میں
بائیبل عقیدہ کے علی الرغم راہنمائی کرنے سے
قاصر ہے۔

پادری وِلن نے جو چرچ کے ایک گروہ
کا سربراہ ہے حال ہی میں ایک رپورٹ پیش
کی ہے جس کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ آزادانہ جنسی
تعلقات پر گناہ [illegible] سکتا اور بغیر
شادی تعلق [illegible] کوئی گناہ لازم
نہیں آتا۔ تین سال کی کاوش کے بعد پادری وِلن
کی کمیٹی نے ایک رپورٹ مرتب کی جس کی
سفارشات یہ ہیں:۔

۱۔ غیر شادی شدہ لڑکے لڑکیاں جو اکٹھے
رہنا چاہیں ان سے تمام قسم کی پابندیاں
اٹھالی جائیں۔

۲۔ بچوں کی پیدائش سے قبل حمل گرانا عام
کر دیا جائے۔

۳۔ چرچ ہم جنسی کے تعلقات کو بُرا نہ سمجھے۔

مسٹر ہیکسٹر نے جسے عیسائیوں کی ایک
تنظیم میں نمایاں پوزیشن حاصل ہے انکشاف کیا
ہے کہ مغربی سوشیالوجسٹ مسٹر ہیڈن نے
دس ہزار پادریوں کو ایک سوالنامہ بھیجا جس میں
سے سات ہزار چار سو اکتالیس پادریوں نے
جواب دیا۔ نتیجہ یہ ہے:۔

پادریوں سے سوال:۔ کیا آپ دلی طور
پر مانتے ہیں کہ یسوع قبر سے جسمانی طور پر جی اُٹھا؟
اسی طرح جس طرح آپ مانتے ہیں کہ پریذیڈنٹ
ابراہیم لنکن کو قتل کیا گیا تھا۔ دوسرے لفظوں
میں کیا آپ یسوع کے جسمانی طور پر مُردوں سے
جی اُٹھنے کو مانتے ہیں؟

جواب:۔ ڈھائی ہزار کے قریب۔

پادریوں نے منفی جواب دیا۔ یعنی انہوں نے مسیح کے قبر سے جسمانی طور پر مُردوں سے جی اُٹھنے کے ماننے سے انکار کیا۔

دوسرا سوال:۔ کیا آپ مسیح کے کنواری کے بطن سے پیدا ہونے کو ایک معجزہ قرار دیتے ہیں؟

جواب: پونے چار ہزار کے قریب پادریوں نے اسے معجزہ قرار نہیں دیا۔

تیسرا سوال:۔ کیا آپ مانتے ہیں کہ بائیبل الہامی الفاظ پر مشتمل ہے؟

جواب:۔ اکثریت نے نفی میں جواب دیا۔

ظاہر ہے کہ عیسائی اپنے معتقدہ عقائد سے بیزار ہو رہے ہیں۔ یسوع کی کنواری کے بطن سے پیدائش کو معجزہ قرار دیا جاتا رہا۔ اب بے شمار عیسائی ایسے ہیں جو یسوع کی پیدائش کو معجزہ تو کیا یہ بھی نہیں مانتے کہ یسوع کنواری کے بطن سے پیدا ہوا۔ اگرچہ عیسائی اپنے عقیدے کو خیر باد کہہ رہے ہیں لیکن دیگر تحقیقات سے یہ ثابت ہے کہ کنواری کے بطن سے [illegible] ممکن ہے اور ایسی پیدائش کا اطلاق معجزہ پر نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلے میں مطالعہ کے لئے یہ حوالے ہیں:۔

۱۔ ڈاکٹر فرائیڈمین نے اپنی کتاب "ووِمن اینڈ" لندن (۱۹۶۲ء) کے صفحات ۱۳، ۱۴ پر سیر حاصل بحث کی ہے کہ ایسی عورت جو مرد کے قریب بھی نہیں گئی اس سے بچہ ہونا ممکن ہے۔

۲۔ پریس ڈیسپیچ ماسکو' ۱۱ر اکتوبر سنہ ۱۹۶۶ء' روسی ماہرین نے وضاحت کی ہے کہ اصولی طور پر یہ ممکن ہے کہ عورت کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے اگرچہ اس کا تعلق کسی مرد سے نہ ہوا ہو۔

۳۔ ڈاکٹر اپار ہینل نے لکھا ہے کہ نائیجیریا میں بعض ایسے قبیلے ہیں جن کا کہنا ہے کہ عورت محض چاند کی تاثیر سے حاملہ ہو سکتی ہے اور اسے کسی مرد سے تعلق کی ضرورت نہیں۔

عیسائیوں کے سامنے ایسی ہی علمی تحقیق کے نتائج ہیں کہ "بغیر باپ کے بچہ" ہونا ناممکن نہیں۔ اگرچہ ہر عورت بغیر مرد کے بچہ پیدا نہیں کر سکتی۔ تاہم اصولی طور پر ایسا ہونا ممکن ہے۔ اس طرح ایسے بچے کی پیدائش کو معجزہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسلئے بائیبل کی جو تدوین حال ہی میں نئی انگلش بائیبل کے نام سے ہوئی ہے اس سے اس عقیدے کو نکال دیا ہے اور "کنواری کے بطن" کی بجائے "نوجوان عورت" کا ترجمہ کر دیا ہے۔

امریکہ میں جہاں ایک طرف مذہبی بے راہ روی کا بازار گرم ہے اور بے چینی و بے اطمینانی کا دَور دَورہ ہے وہاں یہ بات بھی

ظاہر ہو رہی ہے کہ عیسائیوں کے علم دوست
پادریوں نے اپنے وسیع مطالعہ کی بناء پر
فرسودہ عقائد کو خیرباد کہنا شروع کر دیا ہے
اور انشاء اللہ اب وہ دن دُور نہیں جب
عیسائیت کی یہ عمارت دھڑام سے نیچے گر
جائے اور بالغ نظر عیسائی اپنے فرسودہ عقائد
سے بددل ہو کر اپنے آپ کو عیسائیت سے
منقطع کر لیں گے۔ امن، سکون و اطمینان
کی ایک ہی جگہ ہے، اسلام و احمدیت، اور
اسی کی آغوش میں سب چین پائیں گے۔ خدا کے
فضل و کرم اور احسان کے ساتھ اسلام کی
حشمت کے دن قریب آ رہے ہیں۔ سیدنا
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
نے غلبۂ اسلام کے عظیم دن کے قریب تر ہونے کا
مژدۂ جانفزا سُنایا ہے اور نہایت جلال سے
پُرشوکت الفاظ میں یوں فرمایا ہے:۔

"میں آپ کو پوری قوت سے
یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے
غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔
دُنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال
نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی
انشاء اللہ۔ آئندہ پچیس سال کے
اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی
آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ میں
بوڑھوں اور جوانوں، مردوں اور
عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ
کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے
آؤ۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے"!

اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن
نظر آتی ہے لیکن اللہ نے بتایا ہے
کہ اسلام کے غلبہ کا دن طلوع ہو چکا
ہے۔ اس کا فضل شاملِ حال رہا تو
یہ بظاہر ناممکن، ممکن ہو کر رہیگا"!

علامہ اقبال اور انگریزوں کی تعریف

مکرم مرزا مبشر احمد صاحب ایم۔ اے لاہور لکھتے ہیں:۔

"الفرقان کا تازہ شمارہ ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
یوں تو سبھی مضمون نہایت مفید تھے لیکن انگریزی حکومت
کی تعریف کے سلسلے میں جو حوالے آپنے دیئے ہیں بہت
اہم ہیں۔ اس سلسلے میں آپنے علامہ اقبال کی دو مختلف
نظموں کا ایک ایک بند بھی درج کیا ہے۔ آپنے جس
کتاب کا حوالہ دیا ہے وہ تو میں نے نہیں دیکھی البتہ بہت
پہلے مولانا عبدالمجید سالک مرحوم نے ذکرِ اقبال کے صفحہ ۴۸
پر دوسری نظم کا ذکر کیا ہے۔ اسکے انگریزوں کی تعریف
میں الفرقان میں شائع شدہ شعروں کے علاوہ یہ شعر بھی ہیں:۔

تلوار تیری دہر میں نقادِ خیر و شر
بروزِ جنگ تو ز جگر سوز سینہ در
رایت تری سپاہ کا سرمایۂ ظفر
آزاد پرکشا پری زادہ یم سیر
سطوت سے تیری پختہ جہاں کا نظام ہے
ذرّے کا آفتاب سے اونچا مقام ہے

یاالٰہ [illegible]ن حق کا کارواں بڑھ رہا ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی سفرِ افریقہ سے واپسی پر دعائیہ نظم

(از جناب سید ادریس احمد صاحب عاجزؔ)

زندہ باد اے سبطِ احمدؑ ابنِ سلطان البیاں   زندہ باد اے کاروانِ دیں کے میرِ کارواں
زندہ باد اے عاشقِ خیر الرسل شاہِ جہاں   زندہ باد اے نازشِ ربوہ و فخرِ قادیاں

زندہ باد اے رہ نوردِ راہِ عرفاں زندہ باد
زندہ باد اے حافظِ قرآنِ رحماں زندہ باد

تیری آمد کی مسرت میں ہوائے مشکبار   چلتی ہے کرتی ہوئی اٹھکیلیاں مستانہ وار
جوشِ فرحت سے ہے رقصاں آفتابِ زرنگار   ہے گلوں کے رُخ پہ کس انداز کا تازہ نکھار

تیری آمد سے ہوا مسرور ہر پیر و جواں
وجد میں آئی زمیں اور جھوم اٹھا ہے آسماں

تیرے رُخ سے ہیں عیاں انوارِ دلدارِ نہاں   دیکھ کر جس کو خجل ہیں ماہتاب و کہکشاں
مومنوں کے واسطے ہے باعثِ آرامِ جاں   خیرگی سے بند ہے چشمِ عدوئے بدگماں

تیری فرقت میں تھے غمگیں مومنانِ باصفا
تیرا چہرہ دیکھ کر ہر غنچۂ دل کھل اٹھا

ذات تیری موردِ الطافِ ربّ العالمین   دمبدم روح القدس تیرا ہوا ہے ہم قریں
خاتمِ دینِ محمدؐ کے ہو تابندہ نگیں   تجھ سے وابستہ ہوئی اسلام کی فتحِ مبیں

گلستانِ سیدِ لولاکؐ کا تو باغباں
شاد زی اے اُمّتِ خیر الوریٰ کے پاسباں

شاد باد اے انجمن آرائے بزمِ قدسیاں — شاد باد اے جانشینِ مہدیٔ آخر زماں
معرکۂ حق و باطل میں رہا تو کامراں — ظلم و جور و جبر کی تو نے اُڑائیں دھجیاں

اے سپہ سالارِ افواجِ محمدؐ زندہ باد
زندہ باد اے تابعِ فرمانِ احمدؑ زندہ باد

اللہ اللہ رزم گاہوں میں ترا رعب و جلال — کانپتے ہیں نام سُنکر دشمنانِ بدخصال
تیرے قدموں کے تلے ہے مکرِ شیطاں پائمال — تیرے دم سے دینِ برحق کو ملا اوج و کمال

خرمنِ باطل پہ تو نے ہیں گرائیں بجلیاں
زندہ باد اے بیشۂ اسلام کے شیرِ ژیاں

زندہ باد اے حربِ ضربِ سرمدی کے شہسوار — ہاتھ میں تیرے کلام اللہ کی ہے ذوالفقار
تیرگیٔ مغربیت کا ہے داماں تار تار — کر دیا نورِ محمدؐ تو نے ہر سُو آشکار

نصرت و تائیدِ حق تیرے ہوئے ہیں ہم عناں
رُک نہیں سکتا حریفوں سے ترا سیلِ رواں

اِک نگاہِ لطف سے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا — ملکِ افریقہ کو ہمدوشِ ثریا کر دیا
خطۂ تاریک میں ہر سُو اُجالا کر دیا — احمدیت کا جہاں میں بول بالا کر دیا

مژدۂ "بشریٰ لکم" کی کھل گئی تعبیر ہے
یہ سفرِ کامراں اُس متن کی تفسیر ہے

احمدیت عصرِ حاضر کے لئے آبِ حیات — مغربیت زہر سے لبریز اک جامِ ممات
احمدیت سے بنائے امنِ عالم کو ثبات — مغربیت سے دگرگوں ہے یہ رنگِ کائنات

احمدیت کی صداقت کا ہے تو زندہ نشاں
مغربیت کے سرِ مغرور پر گُرزِ گراں

یا الٰہی دینِ حق کا کارواں بڑھتا رہے — شاہراہِ عظمت و توقیر پر چلتا رہے
گلستانِ زیست میں یوں پھولتا پھلتا رہے — دیکھ کر دشمن کفِ افسوس ہی ملتا رہے

از طفیلِ شاہِ بطحا سیّدِ عالی نژاد
ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

جماعت اسلامی مذہبی جماعت نہیں ہے

(جناب حمید بن نظام جان۔ گوجرانوالہ)

جماعتِ اسلامی اپنی ابتدا میں ایک مذہبی جماعت کی حیثیت سے اقامتِ دین کے لئے قائم ہوئی تھی مگر تیس برس کی قلیل مدت اور ایک ہی امیر کی زندگی میں اس نے اپنے حقیقی رنگ کو ترک کر کے سیاست کو اوڑھنا بچھونا بنا کر اپنی حیثیت کو مذہبی نقطۂ نظر سے جس طرح الگ کر لیا ہے وہ نہایت ہی قابلِ افسوس اور لائقِ فکر ہے۔ جو حضرات ابھی تک اس جماعت کو ایک مخصوص فکر کی حامل جماعت سمجھتے چلے آ رہے تھے اُن کے لئے اس جماعت کے امیر جناب مودودی صاحب کا وہ بیان جو ۲۲ اگست کے مشرق میں شائع ہوا ہے، قابلِ توجہ ہے۔

اس بیان میں مودودی صاحب نے نہایت سادگی اور صفائی سے واشگاف الفاظ میں جماعت اسلامی کو ایک سیاسی جماعت کے طور پر پیش فرما کر اُن لوگوں کے خیالات کی نفی کر دی ہے جو تعصب یا لاعلمی کی وجہ سے اس جماعت کو ایک خاص نقطۂ نظر رکھنے والے مکتبۂ فکر کی جماعت سمجھتے چلے آ رہے ہیں۔

مودودی صاحب اپنے بیان میں اس امر کی تردید فرماتے ہوئے کہ جماعت اسلامی کسی خاص مسلک کو رکھنے والوں کی جماعت ہے فرماتے ہیں:۔

"جماعت اسلامی میں بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث سب شریک ہیں۔ جماعت اِس اصول پر مبنی ہے کہ جو مسلمان اپنا جو مسلک بھی رکھتا ہو اس پر وہ قائم رہے۔ کوئی اپنے مسلک کو زبردستی دوسرے پر نہ تھوپے اور سب مل کر اللہ اور اس کے رسول کا وہ قانون ملک میں جاری کرنے کے لئے کوشش کریں جسے بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث سب برحق مانتے ہیں۔ فروعات اور جزئیات میں سب کو ایک دوسرے کے ساتھ رواداری برتنی چاہیئے۔ فروعات میں سے جس چیز کا بھی کوئی قائل ہے وہ اس پر عمل کرنے کیلئے آزاد ہے کسی کو زبردستی اس سے وہ عمل ترک کرانے کا حق نہیں ہے۔" (مشرق ۲۲ اگست سنہ ۷۰ء)

اس بیان کے جاری کرنے کی ضرورت اس طرح پیش آئی کہ کچھ حلقوں میں یہ چہ میگوئیاں سننے میں آنے لگی تھیں کہ جماعت اسلامی برسر اقتدار آگئی تو نذر و نیاز ممنوع قرار دیدی جائے گی۔ عرس بند کر دیئے جائیں گے۔ درود و سلام پڑھنا خلاف قانون ہوگا اور بزرگوں کے مزارات مسمار کر دیئے جائیں گے۔

اخبار مشرق کی رپورٹ کے مطابق یہ سوال جب مودودی صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں اُن سے دریافت کیا گیا تھا کہ یہ تاثر جو لوگوں میں پایا جاتا ہے کیا یہ درست ہے؟ تو اس پر مودودی صاحب نے مذکورہ بالا بیان دیا اور اس تاثر کو پھیلانے کا ذمہ وار سوشلسٹ حلقوں کو قرار دیا اور اسے سراسر جھوٹ قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

"جو لوگ آپ سے یہ بات کہتے ہیں اُن سے پوچھئے کہ تمہارے اس الزام کا ثبوت کیا ہے؟ کوئی جماعت کیا کرے گی یا کیا کرنے والی ہے اسکے جاننے کا ذریعہ ظاہر ہے کہ علم غیب تو نہیں ہو سکتا۔ بہرحال اس کے ثبوت میں اس جماعت کے منشور، اسکی قراردادوں اس کی تحریروں اور تقریروں میں سے کوئی چیز پیش کی جانی چاہیئے۔"

اپنی مذہبی پوزیشن کو واضح کرنے کے بعد مودودی صاحب نے مختلف مکتبۂ فکر کے حضرات کو تلقین کی کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر یہاں اسلامی نظام قائم کرنے کیلئے جانیں لڑا دیں ––– ورنہ

"یاد رکھیئے کہ الحاد اور بے دینی کا جو سیلاب سوشلزم کی شکل میں اُمڈا چلا آرہا ہے وہ نہ دیوبندیوں کو معاف کرے گا نہ اہل حدیث کو۔ اس کے ہاتھ سے نہ کوئی مزار بچے گا نہ مدرسہ نہ خانقاہ نہ مسجد۔ اشتراکیت کے ہاتھوں مسلمان ملکوں میں جو کچھ ہو چکا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔"

اس بیان سے چند دن قبل مولانا نے شیعہ حضرات کی دلجوئی کے لئے بھی ایک بیان دے کر اُن کے 'خدشات' کو بھی دُور کرنے کی سعی کی ہے۔ اس طرح جماعت اسلامی اب اپنی اصلی اور سیاسی حیثیت میں مقام بناتی نظر آنے لگی ہے اور وہ اپنے پیرہن میں سے مخصوص مکتبۂ فکر کی تاروں کو الگ کر کے ۹۹۹ فی ہزار مسلمانوں کا چولہ اوڑھنے پر مجبور ہوتی جا رہی ہے۔ ع

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

مفید حوالہ جات!

(۱) الیکشن کے بارے میں شیعوں کا نقطۂ نظر

شیعی رسالہ "المنتظر" نے "الیکشن کے بارے میں" کے زیر عنوان لکھا ہے کہ:۔

"اس وقت پاکستان کی جملہ جماعتیں عند العرف مسلمانوں کی جماعتیں ہیں۔ ان سب کا علی الظاہر مقصد یہ ہے کہ مملکتِ پاکستان میں عدل و انصاف کی حکومت قائم ہو۔ جس میں ہر شخص کے لئے جلبِ منفعت و دفعِ مضرت کے وسائل و اسباب یکساں آزاد ہوں۔ یہ امر کسی شخصی یا جماعتی عقائد وعبادات سے متصادم نہیں ہے۔ بلکہ باہمی عدل و انصاف کا نفاذ مقصود ہے۔ عقل وحدیث صحیح کا فیصلہ ہے کہ سلطنت ظلم کے ساتھ مستمر نہیں رہ سکتی۔ البتہ کفر کے ساتھ مستمر رہ سکتی ہے جبکہ عدل پر مشتمل ہو۔ چنانچہ صاحب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فخر کیا کرتے تھے کہ میرا ظہور مکہ معظمہ میں ایک عادل بادشاہ کے عہدِ حکومت میں ہوا (نوشیرواں عادل) بعض جماعتیں اسلام کا نام لے کر اپنے عقائد وعبادات کو باشندگانِ مملکت پر مسلط کرنا چاہتی ہیں جو دوسری جماعتوں کے لئے قابلِ تسلیم نہیں ہیں۔ ایسی جماعتوں سے تعاون کرنا درحقیقت اپنے عقائد و عبادات سے دستبرداری کے مترادف ہے۔"

(المنتظر لاہور ۲۰ ستمبر ۱۹۷۰ء صفحہ ۲)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی رفیقۂ حیات

"آج سے پچیس سال پہلے فلاحین مصر اپنے کھیتوں کے لئے کھاد جمع کر رہے تھے کہ پھاوڑے کی ضرب سے ایک قبر کھل گئی۔ اس میں سے ایک مٹکا برآمد ہوا جس میں قرونِ اولیٰ کے قبطی عیسائیوں کا لٹریچر بند تھا۔ اس لٹریچر میں انجیل توما، انجیل فلپیا، انجیل صدق کے علاوہ روایاتِ یعقوب کے نام سے ایک صحیفہ شامل تھا۔ دوسرے صحائف بھی تھے۔ یہ اناجیل مصر کے ابتدائی قبطی نسل کے عیسائیوں کا مذہبی سرمایہ ہے۔ ان اناجیل میں

(۱) حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے انکار کیا گیا۔

(۲) کفارۃ المسیح کا کوئی ذکر نہیں۔

(۳) صلیبی حادثہ کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام مخفی طور پر حواریوں کو ملتے رہے۔ لکھا ہے کہ اٹھارہ ماہ تک حواری واقعہ صلیب کے بعد آپ کی نگرانی میں رہے۔

(۴) اس کے بعد آپ کہیں دور ہجرت کر گئے اور اپنے بعد یعقوب حواری کو امیر مقرر فرمایا۔

(۵) انجیل فلپ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بالآخر مریم نامی ایک خاتون سے شادی کر لی تھی جو کہ زندگی کے سفر میں ہمہ وقت ان کے ہمراہ رہیں۔

انجیل فلپ کا ترجمہ The Gospel Philip کے نام سے آر۔ ایم۔ ولسن نے کیا ہے۔ صاحب موصوف سینٹ میری کالج، سینٹ اندریاس یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں۔ یہ انجیل ۱۹۶۲ء میں ہارپر اینڈ رو پبلشرز نیویارک نے شائع کی ہے۔

انجیل فلپ میں لکھا ہے:۔

There are three who walked with the Lord at all times, Mary his mother and her sister and Magdalene, whom they colled his consort. For Mary was his sister and his mother and his consort

(96-97)

"تین خواتین ہمہ وقت حضرت مسیح کے شریک سفر رہیں۔ مریم آپ کی والدہ، مریم آپ کی والدہ کی بہن اور مریم مگدلینی۔ مریم مگدلینی کو انہوں نے (یعنی حواریوں اور تابعین نے) حضرت مسیح کی رفیقۂ حیات کہا ہے۔ پس ایک مریم آپ کی بہن تھی ایک آپ کی ماں تھی اور مریم نامی خاتون آپ کی رفیقۂ حیات تھی۔"

(الفضل ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

(۳) قائد اعظم مرحوم پر فتویٰ

"کیا ان اسلام پسندوں کو وہ وقت یاد نہیں جب غلام غوث ہزاروی کی زیر صدارت لاہور میں مولانا مظہر علی اظہر نے قائد اعظم کو کافر اعظم کا فتویٰ دیا۔ پھر مولانا مظہر علی اظہر نے جسٹس منیر کی عدالت میں بابائے قوم کو کافر اعظم قرار دیا۔" (تقریر شورش کاشمیری مطبوعہ اخبار مشرق لاہور ۲۲ ستمبر ۱۹۷۰ء)

متفرق استفسارات کے جواب

(۱) "دنیا کی ابتداء سے تا قیامت ہر مرنے والے انسان کی روح کی قیام گاہ کا کیا نام ہے؟"

(پادری الیاس - ایس مل فیروز والہ)

جواب:- اس کا نام برزخ ہے جس میں ہر روح کا اپنا اپنا مقام ہے۔ ہر نیک روح کو اس کے مناسب حال روحانی ترقی کا موقعہ مل رہا ہے اور بُرے انسان کے لئے بھی ابتدائی سزا کا آغاز ہو جاتا ہے۔

(۲) "میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کہتے ہیں کہ کوئی قادیانی مسلم لیگ کا نہ ممبر تھا اور نہ کوئی ممبر ہے۔" (عتیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ ہاڑی)

جواب:- دولتانہ صاحب غلط کہتے ہیں۔ میں خود سالہا سال تک احمد نگر ضلع جھنگ کی مسلم لیگ کا صدر رہ چکا ہوں اور جھنگ کے ضلعی اجلاس میں ۱۹۵۱-۵۲ء میں میں اس لیگ کے نمائندہ کے طور پر پیش ہو کر جناب دولتانہ صاحب کی موجودگی میں ایک قرارداد پاس کروا چکا ہوں۔ اس وقت محترم چوہدری ظہور احمد صاحب (ناظر دیوان) ربوہ مسلم لیگ کی طرف نمائندہ بھی موجود تھے اور بھی صدہا احمدی لیگ کے ممبر رہے ہیں۔

(۳) "کیا حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش قانونِ قدرت کے ماتحت ہے؟" (یٰسین کراچی)

جواب:- جی ہاں قانونِ الٰہی کے ماتحت ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی بغیر ماں اور باپ کے انسان پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ اس نے آدم کو پیدا فرمایا اور کبھی باپ کے بغیر انسان پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ حضرت عیسےٰ پیدا کئے گئے۔ اور عام حالات میں بچہ ماں اور باپ سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ عام قوانین ہیں اور کچھ خاص۔ وہ سب قانونِ الٰہی کے اندر ہیں۔ انسانی علم و ادراک محدود ہے۔ اللہ تعالیٰ جس بات کے متعلق فرما دے کہ میں ایسا نہیں کرتا ہم اسے خلافِ قانونِ الٰہی قرار دیں گے۔

بن باپ ولادت کے سلسلہ میں دوسری قوموں میں بھی بعض روایات ہیں لیکن ہم تو قرآن پاک کے پابند ہیں۔ باقی سب شواہد محض تائیدی ہوں گے۔

(۴) "زندگی بعد موت کے متعلق آپ کیا رہنمائی کر سکتے ہیں؟" (" ")

جواب :- کوئی عقلمند انسان اپنے وجود اور کائنات پر غور کرنے کے بعد ہرگز تصور نہیں کر سکتا کہ یہ سارا منظم اور غیر محدود سلسلہ صرف چندروزہ زندگی کے لئے ہے۔ خود انسانی فطرت گواہ ہے کہ نیکی و بدی برحق ہے جس کا احساس ہر روح میں ودیعت ہے۔ ان کی حقیقی جزا کے لئے اُخروی زندگی کا ہونا لازمی ہے۔ انسانی روح غیر محدود ترقیات کی متمنی ہے۔ یہ مقصد چندروزہ زندگی میں پورا نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید میں اُخروی زندگی اور اس کے حالات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس بارے میں مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کے علاوہ محترم حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم کی کتاب حیاۃ الآخرۃ بھی مفید ہوگی۔

(۵) "نبی کی بیوی بیوہ ہونے کی صورت میں دوسری شادی نہیں کر سکتی کیا یہ غیر فطری فعل نہیں؟"

(" ")

جواب :- بیوہ ہونے کے بعد ہر بیوہ کے لئے شادی کرنا لازمی اور فطری فعل نہیں ہے۔ حالات کے مطابق حکم لگایا جا سکتا ہے۔ بہت سی بیوائیں تو اپنے ننھے بچوں کی تربیت کے پیش نظر بھی دوسری شادی کا خیال تک نہیں کرتیں۔

نبی کی بیوی بطور اُمّ المؤمنین ہوتی ہے۔ اس کے ادب و احترام اور روحانی ماں کے رشتہ کا تقاضا ہے کہ کوئی مومن اُن سے شادی کا خیال بھی نہ کرے اور نہ ہی اس بیوی کا اس طرف رجحان ہو سکے گا۔ پھر یہ حکم خود نبی کی بیوی کے مفاد میں ہے۔ کیونکہ ورنہ وہ آخرت میں نبی کی بیوی کے طور پر نہیں ہوگی۔ اس عظیم نقصان کو کوئی مومنہ برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوگی۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے حق کی حفاظت کے لئے یہ حکم دیا۔ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا کہ نبی کی وفات کے بعد اس کی بیویوں سے قطعاً شادی نہیں ہو سکتی۔ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیدیا تھا کہ وہ اگر زینت دنیا کی طلبگار ہیں تو علیحدہ ہو سکتی ہیں مگر سب ازواج مطہرات نے فی الفور بے ساختہ کہا کہ ہم اللہ، رسول اور دارِ آخرت کو چاہتی ہیں دنیا ہرگز مطلوب نہیں ہے۔ نبی کی مومن بیوی کبھی پسند نہیں کرے گی کہ وہ دنیا یا آخرت میں نبی سے علیحدہ ہو جائے۔ اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ کے مطابق عام سچے مومنوں کی ایماندار بیویوں کی بھی انتہائی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی اکٹھے رہیں۔ پس نبی کی بیویوں کے بارے میں جو ارشاد خداوندی ہے وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔

فیضانِ ختمِ نبوّت

(جناب حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی ربوہ)

جناب مولانا عبد الحیی فرنگی محل لکھنوی بہت بلند پایہ عالم تھے۔ آپ نے ختمِ نبوّت کا وہی مطلب مفہوم لیا ہے جو احمدیہ جماعت لیتی ہے۔ آپ کے ایک شاگرد رشید حضرت مولانا سید عبد الواحد صاحبؓ بنگالی تھے جو بنگال میں پہلے احمدی ہوئے اور جن کی وجہ سے بنگال میں احمدیت پھیلی۔ انہوں نے تمام ہندوستان کا سفر کیا اور اپنے زمانہ کے بڑے بڑے علماء سے وفاتِ مسیحؑ اور ختمِ نبوّت پر بحث کی۔ اسکی مختصر روئیداد انہوں نے اپنے ایک رسالہ میں لکھی ہے، جس کا نام جذبات الحق ہے۔ علماء ذیل سے بھی آپ نے ان مسائل پر گفتگو کی تھی۔ مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ مولانا عبد الباری فرنگی محل لکھنو۔ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی۔ مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی۔ مولوی عبد الحق حقانی دہلوی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی۔

گفتگو میں مولوی احمد رضا خان صاحب نے حدیث لانبی بعدی پیش کی۔ مولوی عبد الواحد صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے اسکے مقابل میں حدیث لوعاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً پیش کردی۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو وہ نبی ہوتا مولوی احمد رضا خان نے کہا کہ کلمہ لَو کے ماتحت وقوع ضروری نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ نہ ہو، ممکن الوقوع تو ہے۔ پس اس سے بھی میرا مطلب حاصل ہے۔ کیونکہ اس قدر تو ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کا آنا ممکن ہے۔ وھذا ھو مرامی"

خاکسار نے مندرجہ بالا حدیث کا ترجمہ نظم میں یوں کیا ہے ؎

سُناؤں تم کو اک سچی حکایت\
یہ کی ہے ابنِ ماجہ نے روایت\
ہوا فوت آپؐ کا جس روز بیٹا\
تھا پیارا نام ابراہیم جس کا\
تو فرمایا مصطفیٰؐ نے\
امام الانبیاء خیر الوریٰ نے\
اگر یہ بعد میرے زندہ رہتا\
مثالِ انبیاء تابندہ رہتا\
خدا کا فضل بالتحقیق ہوتا\
یقیناً یہ نبی صدّیق ہوتا\
اشارہ کر گئے ہیں اس میں حضرتؐ\
نبی آتے رہیں گے تا قیامت\
یہ سچا فیصلہ ہے اے برادر!\
جو حضرت نے کیا لَوعَاش کہہ کر\
نبوّت مطلقاً گر ختم مانیں\
تو اس تعریف کو پھر جھوٹ جانیں

ایک مخلص بھائی کا مخلصانہ مکتوب

مومنانہ اخوت و محبت کا نمونہ

اخویم مکرم ملک مبارک احمد خان صاحب امین آبادی ایک دردمند دل رکھنے والے مخلص احمدی ہیں۔ ان کا ذیل کا مکتوب محض بطور دعا اور برائے مشورہ شائع کیا جا رہا ہے ورنہ ع من آنم کہ من دانم۔ ایسے دوستوں کی یہ محبت اور دعا رشتۂ احمدیت کا ہی نتیجہ ہے۔ میں بھی ایسے تمام بھائیوں اور دوستوں کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں جزاھم اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنے افضال نازل فرماتا رہے اور ہمارا خاتمہ اس کی خاص رضا پر ہو۔ آمین ——— (ابو العطاء)

"الفرقان ستمبر کا پرچہ دیکھ کر دلی خوشی ہوئی کہ آپ نے سب سے پہلے سامانِ تسکین مہیا فرمایا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ عزیز عطاء المجیب سلمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے مبشرِ اسلام بنا کر آپ کی نیک مساعی اور خدماتِ دینیہ کو آپ کی زندگی میں ہی تسلسل بخش کر اپنے فضلوں سے نوازا۔ خداوند کریم آپ کو خارق عادت طور سے بہت زیادہ کام والی سچی خوشحالیوں سے معمور لمبی عمر عطا فرمائے۔ عزیز عطاء المجیب سلمہ اور اس کے سب بہن بھائیوں کو آپ کی خوش اور مبارک زندگی کا مثنّیٰ بننے کی پوری پوری توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آپ کی خدماتِ اسلام بفضلہ تعالیٰ ایسی ہیں کہ مومنوں کی دعائیں ہمیشہ آپ کے شاملِ حال رہیں گی۔

الفرقان کا ہر پرچہ دیکھ کر اعماقِ قلب سے آپ کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ مخالفین اسلام کا دفاع اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خوبصورت تشریحات اور دلکش توضیحات، تفسیر البیان کا سلیس اور عام فہم ترجمہ اور مختصر تشریحی نوٹس یہ سب اللہ تعالیٰ کے عظیم فضل آپ کے شاملِ حال ہیں۔ البیان کو مزید تفسیری نوٹوں کے ساتھ پہلی جلد شائع فرمانے کا اہتمام فرمائیں۔ ترجمہ اور تفسیر کا قلم کتابت جلی اور نمایاں ہو جیسے بعض اُردو تفسیریں آپ نے دیکھی ہوں گی۔ کاغذ معمولی ہے لیکن کتابت نمایاں اور جلی ہونے کی وجہ سے دیکھنے میں بظاہر دلکش ہیں۔

تفسیری نوٹوں کی زبان زیادہ آسان ہو تو استفادہ وسیع ہوگا۔ احکام وضو کی آیات کی تفسیر عام فہم انداز میں نہیں۔

خادم نیاز آگین مبارک احمد خان

از راولپنڈی"

(طابع و ناشر:- ابو العطاء جالندھری؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

نمبر ۲۰۰۹۷ میں ... بٹ ولد میاں احمد الدین صاحب بٹ مرحوم قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۰۰
روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس
کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد حسین بٹ ۸۲۲/ڈھوک رہتہ راولپنڈی گواہ شد عبد العزیز شاہد مربی
سلسلہ میانوالی گواہ شد عبد الرحمن صاحب صدر کندیاں ضلع میانوالی نمبر ۲۰۰۹۸ میں محمد عظیم قریشی ولد محمد شفیع صاحب قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال
بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۷۰/۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے میری
جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات
پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۵۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو
بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عظیم قریشی -/۵ ہارڈنگ روڈ
راولپنڈی۔ گواہ شد قاضی عبد السلام صاحب بھٹی گواہ شد محمد شفیع نمبر ۲۱۰۰۲ میں ڈاکٹر نذیر احمد ہومیوپیتھک ولد چوہدری غلام [illegible] صاحب قوم
آرائیں پیشہ ہیڈ کلرک ریٹائرڈ عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی اراضی نہری ۳ ایکڑ واقع چک ۳۲ تحصیل و ضلع لائلپور مالیتی -/۸۰۰۰ روپے (۲) ایک مکان ۲۹
بلاک نمبر ۱ ایک کنال محلہ دار الیمن ربوہ مالیتی -/۶۰۰۰ روپے (۳) ایک عدد پلاٹ رقبہ ۲ ۱/۲ مرلہ دکانوں کا دار الیمن ربوہ -/۱۲۰۰ روپے مذکورہ بالا مکان
[illegible] کنال کے پلاٹ کا ۱/۶ حصہ کا مالک ہوں اس میں میرا حصہ مبلغ -/۲۰۰ روپے ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی
نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت مجھے مبلغ -/۶۸ روپے ماہوار پنشن آمد ہے۔
میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی
جائے۔ العبد ڈاکٹر نذیر احمد ہومیوپیتھک گواہ شد نصیر احمد قریشی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ پرائمری سکول ربوہ۔ گواہ شد عبد المجید ناصر دار الیمن ربوہ
نمبر ۲۱۰۰۷ میں اسد اللہ خان ولد چوہدری غلام حسین قوم جٹ باجوہ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک مکان واقع موضع چونڈہ
مالیتی -/۶۰۰۰ روپے (۲) [illegible] زرعی زمین موضع چونڈہ ۱۰ ایکڑ (۳) زرعی زمین موضع ڈوگرانوالی ۶ ایکڑ (۴) زرعی زمین واقع وحید والی ۳ ۱/۲ ایکڑ
(۵) زرعی زمین واقع حمید پور ۲ ۱/۲ کنال زمین ۲۲ ایکڑ بارانی [illegible] مجموعہ مالیتی -/۲۳۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی
نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد چوہدری اسد اللہ خان صاحب
گواہ شد خواجہ عبد الرشید صاحب امیر جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ نمبر ۲۱۰۰۸ میں بیوہ [illegible]
عبد المجید ولد چوہدری غلام [illegible] قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد کبیر احمد بھٹی 9/11 رہتہ روڈ راولپنڈی شہر گواہ شد۔ نصیر احمد بھٹی محصل برادر موصی حلقہ 3 راولپنڈی شہر گواہ شد۔ میاں الشیا احمد سیکرٹری مال حلقہ 3 راولپنڈی شہر۔ **مسل ۲۰۱۱۵** میں عبدالمجید صاحب ولد حافظ احمد صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) دس کنال زرعی زمین مالیتی -/۶۰۰ روپے (۲) ایک عدد دکان -/۵۰۰ کل میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت مجھے مبلغ -/۹۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالمجید کارکن دفتر دار القضاء ربوہ۔ گواہ شد فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ گواہ شد۔ قمر الدین انسپکٹر اصلاح و ارشاد ربوہ **مسل ۲۰۱۲۶** میں صاحبزادہ محمد احمد لطیف ولد صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرائے نورنگ ضلع بنوں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۵۲۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ صاحبزادہ محمد احمد لطیف اسسٹنٹ منیجر لیبر بنوں شوگر ملز سرائے نورنگ ضلع بنوں۔ گواہ شد۔ مسلم ... سیرت صاحب دار الصدر غربی ربوہ گواہ شد۔ سید ہبۃ اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرائے نورنگ ضلع بنوں **مسل ۲۰۱۳۲** بیگم مبشر ناصر احمد ولد مبارک احمد ارشاد صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ طالبعلم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد کلائی کی گھڑی مالیتی -/۱۲۰ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مبشر ناصر احمد 6/679 دستگیر سوسائٹی کراچی ر 32 گواہ شد۔ ... اسلم امتیاز نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد۔ عبیدالرحمن صاحب کراچی **مسل ۲۰۱۳۳** میں شبیر احمد بی اے۔ ایس۔ سی ولد منشی ظفر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک مکان پختہ واقع محلہ دشنو پورہ ضلع مظفر گڑھ مالیتی -/۵۰۰ روپے (جس میں ۱/۴ کا حصہ دار ہوں) ... جاتی ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بشیر احمد اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس
مکان نمبر ۹۵/۱ مہاجر کالونی بغداد الجدید بہاولپور۔ گواہ شد۔ رانا مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور۔ گواہ شد۔ اشرف ناصر
مربی سلسلہ صدر جماعت بہاولپور۔ مسل نمبر ۲۰۱۳۵ میں عاشق محمد ولد ملک وارث خان صاحب قوم مجھوکہ کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت
پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب
ذیل ہے (۱) اراضی ۰۰ اکنال جس میں سے نصف حصہ دریا برد اور نصف قابل کاشت لیکن والدہ کی زندگی تک ان کی کفالت میں ہے۔ مگر ملکیت
میری ہے۔ مالیتی -/۹۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد
کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو
اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۶۳ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی
۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عاشق محمد بھیرہ محلہ
حویلی مجھوکہ ضلع سرگودہا۔ گواہ شد۔ عنایت اللہ انسپکٹر بیت المال ضلع سرگودہا۔ گواہ شد۔ محمد اشرف صاحب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودہا۔
مسل نمبر ۲۰۱۳۸ میں الحاج محمد عبداللہ ولد میاں عنایت اللہ صاحب قوم شیخ چغتائی پیشہ ملازمت عمر ۵۹ سال بیعت اکتوبر ۱۹۲۲ء ساکن محلہ برجی والا
جھنگ ضلع جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مکان
رہائشی واقع جھنگ صدر مالیتی -/۲۰۰۰ روپے (۲) امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان -/۵۰-۲۰۲ روپے (۳) ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
حکومت پاکستان -/۲۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد
یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۳۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد عبداللہ سٹیشن ماسٹر محلہ برجی والا جھنگ صدر۔
گواہ شد۔ چوہدری محمد عبدالعزیز بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ساکن محلہ برجی والا جھنگ صدر گواہ شد علی محمد صاحب محلہ شیخ لاہوری جھنگ صدر
مسل نمبر ۲۰۱۳۹ میں چوہدری رشید احمد جاوید ولد چوہدری محمد علی صاحب قوم جٹ چندھڑ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کشمیر کالونی
کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں ہے گذارہ ماہوار پر ہے جو اسوقت -/۴۴۵
روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع
مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم جولائی ۱۹۶۳ء سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ رشید احمد جاوید کشمیر کالونی کراچی۔ گواہ شد۔ نعیم احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی
گواہ شد۔ عبدالمجید ایڈیشنل سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ مسل نمبر ۲۰۱۴۰ میں ملک محمد عبداللہ صاحب ولد ملک صالح محمد صاحب قوم ریحان پیشہ زمیندارہ و
ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن احمد نگر ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ
جائیداد حسب ذیل ہے۔ زرعی زمین ۵ ایکڑ مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر
اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت

ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۲۰۱ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازلیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک محمد عبد اللہ ساکن احمدیوالہ ۲۰۵ دودھ ضلع سرگودہا۔ گواہ شد۔ عنایت انسپکٹر بیت المال ضلع سرگودہا۔ گواہ شد۔ مرزا البشیر احمد بی۔ اے۔ نائب مدرس جلہ مخدوم ضلع سرگودہا۔ **مسل نمبر ۲۰۱۴۳** میں جمیل ولد چوہدری فضل قادر صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ ریٹائرڈ عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۷/۵/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) اراضی ۱/۲ کلہ رقبہ چک ۲۵۹ R.B ضلع لائلپور مالیتی -/۴۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ پنشن کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ میں تازلیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد جمیل چک ۱۵۲ R.B ضلع ملتان۔ گواہ شد۔ محمود احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال گواہ شد عبد الغنی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خانیوال۔ **مسل نمبر ۲۰۱۴۴** میں چوہدری فضل احمد ولد چوہدری شیر محمد صاحب قوم جٹ پیشہ وکالت عمر ۶۳ سال پیدائشی احمدی ساکن لیہ ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۷/۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری۔ موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ دس مرلہ زمین سفید مالیتی -/۱۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۳۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازلیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری فضل احمد ایڈووکیٹ لیہ ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد۔ عزیز احمد خانصاحب انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ چوہدری عبد الرب ایڈووکیٹ سیکرٹری مال لیہ ضلع مظفر گڑھ۔ **مسل نمبر ۲۰۱۴۹** میں جانو خان ولد حبیب اللہ خانصاحب قوم افغان پیشہ × عمر ۷۰ سال بیعت مارچ ۱۹۱۸ء ساکن دار النصر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۷/۵/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک عدد مکان پختہ مالیتی -/۱۵۰۰ روپے (۲) امانت ذاتی خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ -/۲۷۵ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ جانو خان معرفت خلیل پولٹری فارم ربوہ۔ گواہ شد۔ سعید اللہ خانصاحب ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ گواہ شد۔ عبد الرشید صاحب دار الیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۱۵۰ میں محمد رمضان ولد فتح دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۶ گ۔ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا اکراہ آج بتاریخ ۵۷/۵/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک عدد مکان جسمیں میرا حصہ ۱/۴ ہے مالیتی -/۵۰۰ روپے۔ (۲) ایک بھینس ایک کٹی ایک بکری۔ کپڑا۔ کل -/۱۵۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازلیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ

پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد رمضان چک ۹۶ گ ب ۵۰ گ ب ۱۰۰ ضلع لائلپور گواہ شد۔ خواجہ خورشید احمد واقف زندگی سیالکوٹی گواہ شد بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور۔ **مسل نمبر ۲۰۱۵۶** میں غلام حسین ولد مہر محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ دکانداری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن جھنگ صدر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ ایک احاطہ سفیدہ ستر مرلہ جسمیں مکان تعمیر ہے مالیتی ۸۰۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ غلام حسین فردوس گلی جھنگ صدر۔ گواہ شد۔ شریف احمد ولد میاں عبدالرحیم جھنگ صدر۔ گواہ شد۔ سراج الدین فضل سٹریٹ جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۰۱۵۷ میں دلبند علی ولد چوہدری محمد شریف قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال بیعت دسمبر ۱۹۵۵ء ساکن حیدر آباد تھل ضلع میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۴۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ دلبند علی ولد چوہدری محمد شریف الاٹی حیدر آباد تحصیل لیہ ضلع میانوالی۔ گواہ شد۔ بشیر الدین محمود احمد مربی سلسلہ احمدیہ بھکر ضلع میانوالی۔ گواہ شد۔ محمد شریف (والد الموصی)

مسل نمبر ۲۰۱۵۸ میں چوہدری محمد شریف ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۵۵ء ساکن حیدر آباد تھل ضلع میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زمین بارانی تھل ۵۵ کنال مالیتی ۵۰۰/- روپیہ (۲) مکان رہائشی ۱۰۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری محمد شریف الاٹی حیدر آباد تھل ۵ جم فارم ضلع میانوالی۔ گواہ شد۔ بشیر الدین محمود احمد مربی سلسلہ احمدیہ بھکر۔ گواہ شد۔ دلبند علی صاحب حیدر آباد تھل ضلع میانوالی۔

مسل نمبر ۲۰۱۵۹ میں بشیر احمد شمس ولد میاں شیر محمد صاحب قوم کھوکھر راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۹۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ بشیر احمد شمس کوارٹر تحریک جدید ۱۶ ربوہ گواہ شد۔ کمال یوسف مبلغ سلسلہ احمدیہ ربوہ گواہ شد۔ محمد عثمان چینی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۱۶۰ میں مرزا لقمان احمد ولد مرزا ناصر احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز قوم مغل پیشہ طالبعلمی عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۰/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی

ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا لقمان احمد ربوہ۔ گواہ شد۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ گواہ شد۔ ظہور احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۱۶۲ میں منیر احمد فرخ ولد ڈاکٹر عبدالاحد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج [illegible] احسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۸۵۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ منیر احمد فرخ ڈویژنل انجینئر ٹیلیفون ایڈ ٹیلیگراف آفس کوئٹہ۔ ڈویژن کوئٹہ۔ گواہ شدہ۔ عبدالرشید ارشد احمدیہ مربی سلسلہ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ محمد سعید انسپکٹر بیت المال۔

مسل نمبر ۲۰۱۶۹ میں میاں عبدالرفیق ولد میاں بدرالدین صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] احسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) رہائشی مکان واقع پشاور مالیتی -/۴۰۰۰۰ روپے (۲) پلاٹ زمین رقبہ (۴۲×۷۰) -/۲۵۰۰ روپے (۳) ایک کنال پلاٹ ربوہ مالیتی -/۵۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۴۹۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ میاں عبدالرفیق مکان ۳۰۶ قائد آباد کالونی پشاور شہر۔ گواہ شد صوفی رحیم بخش ۱/۱۰ کیو بکری لائنز پشاور کینٹ گواہ شد۔ محمد ثناء اللہ پشاور شہر

مسل نمبر ۲۰۱۷۰ میں محمد حسین ولد برکت علی صاحب قوم گوجر پیشہ تجارت عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن پشاور ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] احسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۵۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد حسین ولد برکت علی K/۷۷۹ کوچہ آقا شفیع بازار کریم پورہ پشاور شہر گواہ شد۔ صوفی رحیم بخش ۱/۱۰ کیو بکری لائنز پشاور کینٹ گواہ شد۔ محمد ثناء اللہ ۶/۰ مسجد احمدیہ کوچہ گل بادشاہ جی پشاور شہر۔

مسل نمبر ۲۰۱۷۱ میں امداد الرحمٰن صدیقی ولد میاں لطف الرحمٰن صاحب قوم احمدی پیشہ طالبعلمی عمر ۱۹ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] احسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد امداد الرحمٰن صدیقی ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد۔ ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد۔

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Peach Jam
HOT KETCHUP
Shezan
ORANGE SQUASH
Made from whole oranges
Plum Jam
TOMATO KETCHUP
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ۔ لاہور
ORIENT

Monthly **AL-FURQAN** *Rabwah*

October 1970 | Jkha 1349 H.S. | Regd. No. 5708

صرف ٹائٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا